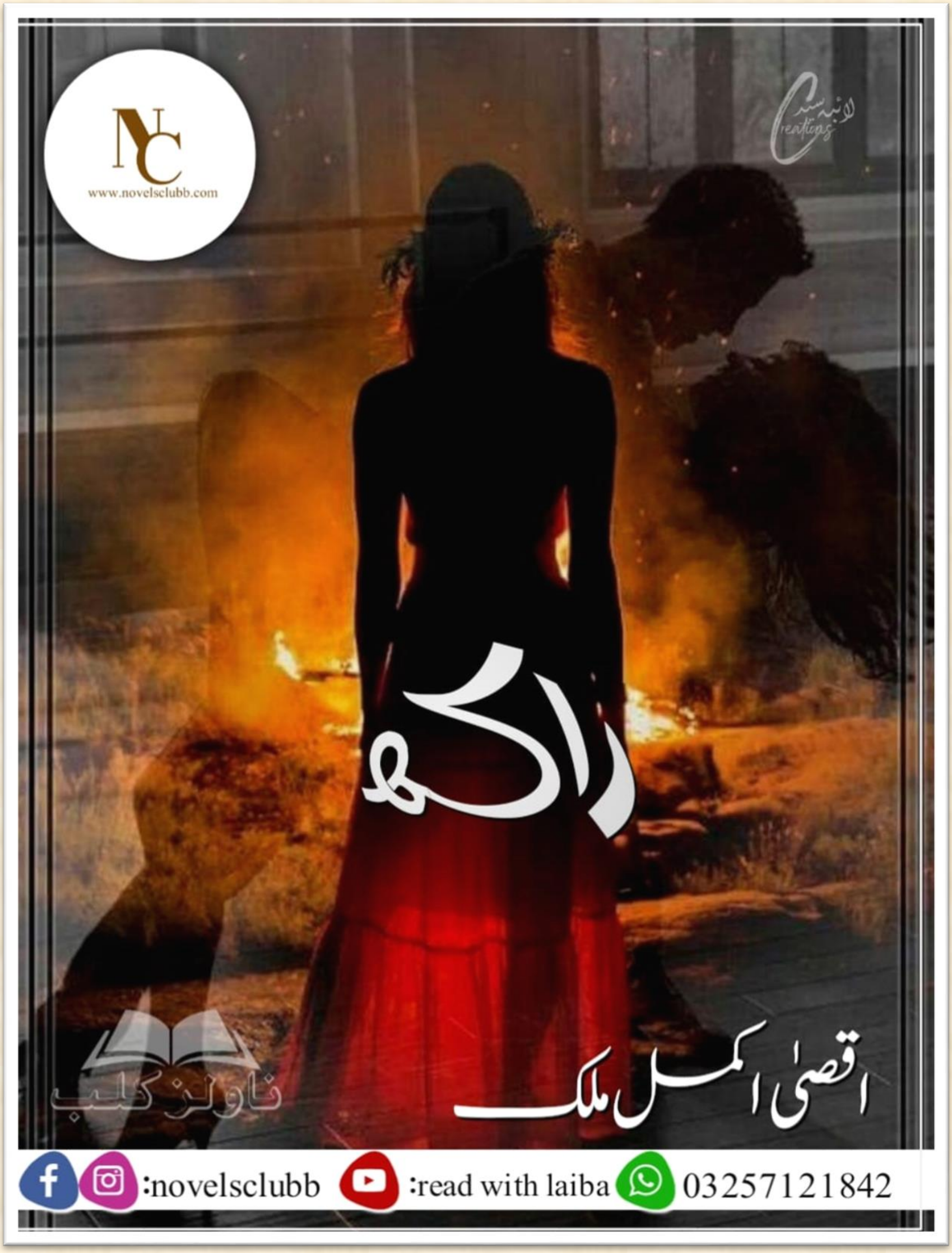
www.novelsclubb.com
راکھ
اقصیٰ اکمل ملک
ناولز کلب
:novelsclubb
:read with laiba
03257121842

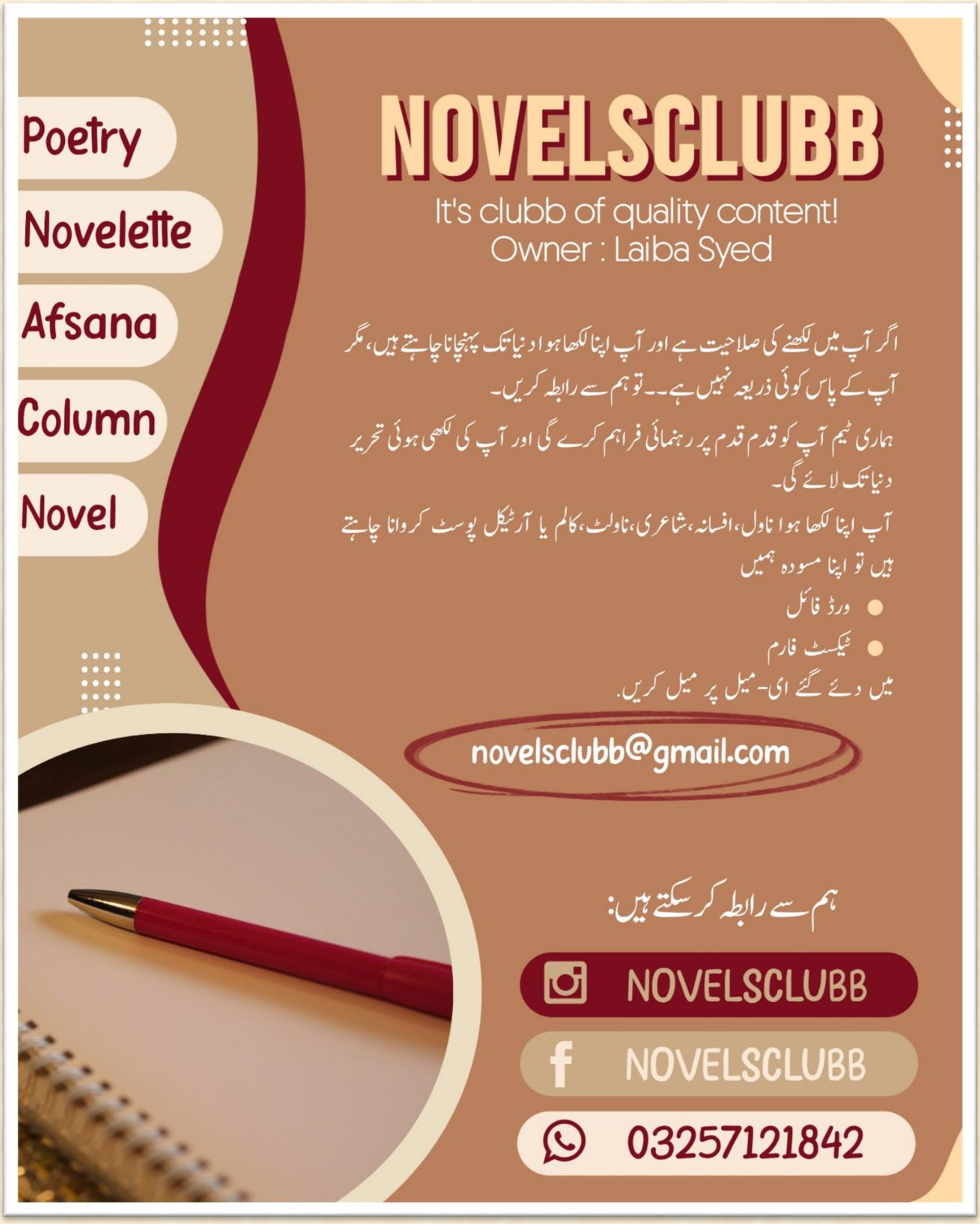

Poetry
Novelette
Afsana
Column
Novel
NOVELSCLUBB
It's clubb of quality content!
Owner : Laiba Syed
اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔ تو ہم سے رابطہ کریں۔
ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔
آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں
ورڈ فائل
ٹیکسٹ فارم
میں دیئے گئے ای-میل پر میل کریں.
novelsclubb@gmail.com
ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں:
NOVELSCLUBB
NOVELSCLUBB
03257121842

راکھ

از قلم

اقصیٰ اکمل ملک

Clubb of Quality Content!

راکھ

یہ کہانی ہے غمِ شبستان کی

ٹوٹے دلوں کے قبرستان کی

بکھرے ہوئے دالان کی

اجڑے باغ کے باغبان کی

یہ کہانی ہے

اُمڈتی امید سے مَسلتی خاک کی

ایک لڑکی پہ دنیا کی دھاک کی

اسکے معصوم دل سے بدلے کی آگ کی

جلتی چنگاری اور دبی ہوئی راکھ کی

(خدیجہ ایاز)

Clubb of Quality Content

دوپہر کا وقت تھا سنسان سڑک پر وہ دونوں آگے پیچھے تیز قدموں سے چل رہے تھے اس کی آنکھوں سے مسلسل آنسو بہہ رہے تھے جنہیں وہ بار بار رگڑ رہی تھی

"فاطمہ رکو میری بات تو سنو"

فاطمہ سلیم کے قدم رکے اس نے رخ موڑ کر اسے دیکھا رونے سے اس کی ناک لال ہو چکی تھی

"کیا سنو تمہاری بات یہی کہ کسی اور سے شادی کرنے والے ہو۔۔ آصف۔۔ میری میں مزید ہمت نہیں ہے کچھ اور سننے کی"

آصف کمال کے چہرے پر اسے کھونے کا خوف تھا

"میں مجبور ہوں فاطمہ"

"مرد اور مجبور؟؟"

ناولز کلب
Club of Quality Content

فاطمہ کا لہجہ طنزیہ تھا اس کے کندھے جھکے

”ابا نے کہا ہے کہ اگر میں نے آسیہ سے شادی نہیں کی تو وہ اماں کو طلاق دے دیں گے

میں کیا کروں“

آصف کے لہجے میں بے بسی تھی فاطمہ نے ڈبڈبائی آنکھوں سے اسے دیکھا

★★★

لاؤنج کے دروازے سے اندر آتے ہی اس کے قدم تھمے۔ آصف کمال صوفے پر براجمان

تھے فاطمہ سلیم اسے دیکھتے ہی فوراً کھڑی ہوئیں۔

ناول کلب
Clubb of Quality Content

"واٹ اے پلیزنٹ سرپرائز! حدیقہ کیسی ہو۔" انہوں نے آگے بڑھ کر اسے گلے لگایا۔

"ٹھیک ہوں آنٹی آپ کیسی ہیں۔"

"میں بھی ٹھیک آؤ بیٹھو۔"

"نہیں آنٹی میں فریحہ سے ملنے آئی ہوں۔"

اس نے آصف کمال کو دیکھتے ہوئے کہا جو اخبار پر نظریں جمائے بیٹھے تھے انھوں نے ایک بار بھی اسے نظر اٹھا کر نہیں دیکھا تھا۔وہ خود ہی ہمت کر کہ تھوڑا آگے بڑھی۔

"السلام علیکم کیسے ہیں بابا۔"

آصف کمال اخبار میں ہی جتے رہے۔اس کی آنکھوں کی چمک ماند پڑی اور وہ فریحہ کے کمرے کی طرف بڑھ گئی۔

دروازہ کھلنے کی آواز پر فریحہ ایک دم اچھلی۔

حدیقہ کو اندر آتے دیکھ اس نے گہرا سانس لیا فریحہ گلے ملنے کے لئے آگے بڑھی مگر حدیقہ نے اسے روک دیا۔

"اب کیا کر دیا میں نے۔"فریحہ بیڈ پر جا کر بیٹھ گئی۔

"رشتے سے انکار کیوں نہیں کر رہی تم۔"حدیقہ نے خفگی سے پوچھا۔

"تمہارے ساتھ تو رہنے کے لیے منا نہیں سکی بابا کو اور رشتے سے انکار کروں گی میں۔"

فریحہ کے لہجے میں بے بسی تھی۔

"ساتھ رہنے والی بات کو چھوڑو ابھی فی الحال رشتے سے انکار کرو۔"

"پلیز۔۔۔"

"کیا پلیز یہ لوگ تمہیں چاہے جس کے ساتھ بھی رخصت کر دیں تم بس پلیز ہی کرنا۔" فریحہ نے پکڑ کر اسے اپنے ساتھ بٹھایا۔

"ایک تو مجھے یہ نہیں سمجھ آرہی یہ دائم حسن ٹپکا کہاں سے ہے۔" فریحہ کی ہنسی نکلی۔

"ہاں تمہاری تو اب ہنسی ہی نکلے گی اٹھو اور جا کر بابا کو جا کر انکار کرو۔"

"کیا کہوں گی میں۔" حدیقہ نے شعلہ برساتی آنکھوں سے اسے دیکھا۔

"جا کر کہو کہ میں نے آگے پڑھنا ہے۔" فریحہ کے تو ہاتھ پاؤں ٹھنڈے پڑ گئے۔

"میں نہیں کہہ سکتی یہ سب۔" حدیقہ نے اسکے ہاتھ تھامے۔

"میں چاہتی ہوں پہلے تم کچھ بن جاؤ پھر شادی کا سوچو۔"

"دو منٹ چھوٹی ہو مجھ سے اور رعب ایسے ڈال رہی ہو جیسے دو سال بڑی ہو۔" فریحہ نے اسکے گال کھینچے۔

"میرا ابھی تو دیکھو ہو گیا نہ میڈیکل کالج میں ایڈمیشن۔ پلیز فری تم منع کرو رشتے سے اور لے لو کسی یونیورسٹی میں داخلہ۔"

"میرے اندر تمہارے جتنی ہمت نہیں ہے۔"

"فریحہ آصف ہمت کرنے سے آتی ہے۔" اس کے لہجے میں واضح طنز تھا۔

"حدیقہ آصف جیسی بہن ہو تو مجھے کیا ضرورت اتنی ہمت کرنے کی۔"

حدیقہ اٹھ کھڑی ہوئی۔

"کہاں جا رہی ہو بیٹھو نا ابھی۔"

"تمہارا کیس لڑ لوں پہلے۔" حدیقہ نے قدم باہر کی جانب بڑھائے۔

حدیقہ کو آتے دیکھ فاطمہ سلیم خاموش ہو گئی۔

"آؤ بیٹھو بیٹا۔"

اس نے سر نفی میں ہلایا۔

"مجھے بابا سے بات کرنی ہے۔"وہ آصف کمال کے سامنے جا کھڑی ہوئی۔

"آپ فریحہ کی شادی ابھی نہ کریں۔"

اس نے آخر کہہ ہی دیا فاطمہ سلیم کے چہرے پر پریشانی پھیلی آصف کمال نے اخبار میز پر زور سے جھٹکا۔

"باپ ہوں میں اس کا سوچ سمجھ کر فیصلہ کیا ہے میں نے۔"وہ بھڑکے۔

"لیکن بابا۔۔۔"

"مت کہو مجھے بابا۔۔۔میں تو تم دونوں کی شادی کرنا چاہ رہا تھا لیکن اماں تمہاری ابھی نہیں کرنا چاہتی۔۔۔"

Clubb of Quality Content

"تو آپ فری کی بھی ابھی نہ کریں۔"

"ہاں تاکہ اپنی ماں کی طرح گل کھلائے۔۔۔اس پر تو نہیں لیکن تم پر زیادہ شک ہے مجھے ہو بہو اپنی ماں کا عکس ہو۔ کرتوت بھی ویسے ہی ہوں گے۔"

"کیا کیا تھا ماما نے؟"وہ بھرائی ہوئی آواز میں بولی۔

"میری منتیں کرتی تھی کہ میں تم سے پیار کرتی ہوں مجھ سے شادی کر لو۔۔۔ایک دن تو میں نے اس کے چہرے پر تھپڑ دے مارا اور ابا نے دیکھ لیا بس پھر بلا باندھ دی میرے ساتھ۔" آصف کمال کڑواہٹ سے بولے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"آصف بس کریں۔" فاطمہ سلیم نے مداخلت کی حدیقہ نے ایک نظر زخمی آنکھوں سے آصف کمال کو دیکھا۔

یہ تھا اس کا آئیڈیل،اس کا باپ، کیا باپ ایسے ہوتے ہیں؟ آصف کمال کو معلوم نہیں تھا کہ اپنے باپ سے نفرت کرتے کرتے وہ بالکل ویسے ہی باپ اپنی اولاد کے لئے بن گ ئے تھے۔

حدیقہ کے جاتے ہی فاطمہ سلیم نے جلدی سے گلاس میں پانی ڈال کر آصف کمال کو پکڑایا جو جو انھوں نے فرش پر دے مارا گلاس گرتے ہی چکنا چور ہو گیا

"آسیہ تم چلی کیوں نہیں جاتی میری زندگی سے" وہ چیخے فاطمہ سلیم نے ان کے کندھے پر ہاتھ رکھا

"وہ مر چکی ہے آصف بیس سال ہونے والے ہیں اس کو مرے ہوئے"

نہیں وہ نہیں مری۔۔۔ابھی دیکھنا وہ آئے گی۔۔۔مجھ پر ہنسنے وہ ہمیں خوش نہیں دیکھ سکتی فاطمہ۔۔۔اس لیے کبھی خود آتی ہے۔۔۔کبھی اپنی ہم شکل کو بھیجتی ہے"

انکا اشارہ حدیقہ کی طرف تھا کوئی دیکھ کر یقین نہیں کر سکتا تھا کہ یہ مشہور سرجن اور کمال ہاسپیٹل کے فاؤنڈر آصف کمال ہیں

★★★

وہ روتی ہوئی اندر آئی اور لان میں سب کو بیٹھا دیکھ کر ایک لمحے کو ٹھہری، مگر مصعب کو اپنی جانب متوجہ پایا تو اندر بھاگ گئی۔

"کہاں جا رہے ہو؟ چائے تو پی لو۔" ثمینہ کمال نے اسے روکا۔

"حدیقہ روتے ہوئے اندر گئی ہے، میں اسے دیکھ آؤں۔"

وہ جواب دے کر اندر چلا گیا۔

"اسے تو روتے ہوئے ہی آنا تھا۔۔۔" اماں بی نے افسردگی سے کہا۔

"کہاں گئی ہوئی تھی حدیقہ؟" اس بار جمیل احمد نے پوچھا۔

"فریحہ سے ملنے گئی تھی۔۔۔"

اور آصف بھائی نے کچھ کہہ دیا ہو گا۔" ثمینہ کمال نے اماں بی کی بات کاٹی۔

مصعب، حدیقہ کے کمرے کا دروازہ کھٹکھٹا کر تھک گیا، مگر اس نے دروازہ نہ کھولا۔ صرف ایک ہی انسان اس سے دروازہ کھلوا سکتا تھا اور وہ تھی اماں بی۔ مصعب انہیں اپنے ساتھ لے آیا۔

"حدیقہ میری بچی دروازہ کھول۔" اماں بی نے آواز دی۔

"بوڑھی دادی کے لیے بھی دروازہ بند رکھے گی کیا۔"

دو منٹ بعد دروازہ کھل گیا۔

اماں بی نے مصعب کو نیچے جانے کا کہا اور خود کمرے میں داخل ہو گئیں۔

حدیقہ بستر پر اوندھے منہ لیٹی آنسو بہا رہی تھی۔

"بس کر، میری بچی اتنا مت رو۔"

انہوں نے اس کے سر پر شفقت سے ہاتھ پھیرا تو حدیقہ اٹھ کر ان کی گود میں سر رکھ کر پھر سے رونے لگی۔

Clubb of Quality Content!

"بیٹا، مجھے بتا کیا ہوا ہے۔"

"اماں بی۔۔۔"اس نے بھرائی ہوئی آواز میں پکارا

"جی، میری جان۔"

اماں بی نے جھک کر اس کا سر چوما۔

"دادا نے بابا کی زبردستی شادی کیوں کروائی تھی۔"

اس سوال پر اماں بی خاموش ہو گئیں۔

حدیقہ نے سر اٹھا کر انہیں دیکھا۔

"آپ نہیں بتانا چاہتی؟"

"بتانا چاہتی ہوں، بیٹا۔۔۔ مگر اتنا حوصلہ کہاں سے لاؤں؟"

حدیقہ نے دوبارہ ان کی گود میں سر رکھ دیا۔

"آصف بہت حساس بچہ تھا اور جن بچوں کے سامنے ان کی ماں کو پیٹا جائے وہ ضرورت سے زیادہ حساس ہو جاتے ہیں۔"

"آپ کو بھی کوئی مارتا تھا؟" حدیقہ نے سوالیہ نظروں سے انہیں دیکھا۔

اور ان کے آنسوؤں سے اسے جواب مل گیا

"کون؟" سوال بے وقوفانہ تھا، مگر دل کی تسلی کے لیے وہ پوچھ بیٹھی۔

"محمود کمال۔"

حدیقہ جھٹکے سے اٹھ کر بیٹھ گئی۔

"دادا۔۔۔؟"اس کے چہرے پر بے یقینی اور شاک تھا۔

"ثمینہ اور صوبیہ تو کمرے میں چھپ جایا کرتی تھیں، مگر آصف وہ منظر اپنی آنکھوں سے دیکھا کرتا تھا۔یہی چیز اس کی شخصیت میں خلا بھر گئی۔ بچوں کے کھانے پینے سے لے کر اسکول اور کالج جانے تک، ہر فیصلہ محمود نے کیا بلکہ یوں کہو ان پر مسلط کیا۔ زبردستی یا پھر مار کر۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

آصف کا باپ چاہتا تھا وہ ڈاکٹر بنے۔ اور میں چاہتی تھی کہ آصف اپنی مرضی کا پیشہ چنے۔ آصف ڈاکٹر نہیں بننا چاہتا تھا، مگر باپ کی مار نے اسے مجبور کیا۔ ثمینہ اور صوبیہ کی شادی انٹر کے بعد ہی کر دی گئی۔ میں چاہتی تھی کہ وہ دونوں کم از کم گریجویشن تو کر لیتیں۔ مگر خیر۔۔۔ جب ان کی شادی ہو گئی تو میں نے ہر لمحہ ان کی خوشیوں کے لیے دعائیں کرنا اپنا معمول بنا لیا۔ مجھے بس یہ ڈر تھا کہ میری بیٹیوں کا نصیب میرے جیسا نہ ہو بیٹیوں کے لیے

دعائیں کرتے کرتے میں یہ بھول گئی کہ میرے بیٹے کو بھی میری دعاؤں کی ضرورت ہے اس کے بھی تو نصیب کی دعا کرنی چاہیے تھی مگر جب تک میں یہ بات سمجھی تب تک بہت دیر ہو چکی تھی محمود نے آصف کو آسیہ کو تھپڑ مارتے ہوئے دیکھ لیا وہ جانتے تھے کہ صرف آسیہ ہی آصف کو پسند کرتی ہے جبکہ آصف اپنی کلاس فیلو فاطمہ سے شادی کرنا چاہتا تھا لیکن ایک بار پھر انھوں نے اپنی مرضی آصف پر مسلط کی لیکن اس بار آصف مار کھا کر بھی ڈٹا رہا۔"

"بابا کیسے مان گئے شادی کے لئے۔"

حدیقہ نے سوال کیا اماں بی کی آواز بھرا گئی۔

"محمود نے کہا کہ اگر آصف نے آسیہ سے شادی نہیں کی تو وہ مجھے طلاق دے دیں گے اور پھر ماں کی محبت جیت گئی آصف اور آسیہ کی شادی ہو گئی اور وقت واپس پیچھے پلٹ گیا محمود کی جگہ آصف نے لے لی اور میری جگہ آسیہ نے۔

میں تو کیا محمود بھی آصف کو مارنے سے منع کرتے مگر وہ کسی کی نہیں سنتا تھا لیکن جب اسے پتا چلا کہ وہ باپ بننے والا ہے اس کا رویہ آسیہ کے ساتھ کچھ بہتر ہو گیا تم دونوں کی پیدائش سے پہلے آسیہ سیڑھیوں سے گر گئی تم دونوں کی جان بچ گئی مگر آسیہ اپنی زندگی ہار گئی۔"

اماں بی نے اپنی بھیگی آنکھوں سے حدیقہ کو دیکھا جو فرش پر نظریں گاڑے ہوئے تھیں۔

★★

"کیا ہوا تمہیں کمرے میں کیوں آ گئی فرح آنٹی پوچھ رہی ہیں تمہارا۔"

مصعب اس کے ساتھ صوفے پر آ کر بیٹھا۔

"دائم حسن تمہارے بیسٹ فرینڈ کا بھائی ہے؟"

"ہاں کیوں؟" حدیقہ کے منہ کے زاویے بگڑے

"ایک تو پہلے ہی تم اس کے ساتھ ہوتے ہوں فریحہ کی شادی ہو گئی تو وہ تو چیونگم کی طرح چمٹ جائے گا۔"

مصعب نے منہ پر ہاتھ رکھ کر اپنے قہقہے کو روکا۔

"میرا بچپن کا دوست ہے تم اس سے اتنی جیلس کیوں ہو۔"

حدیقہ نے گھور کر اسے دیکھا۔

"تمہاری صرف میں بیسٹ فرینڈ ہوں مصعب جمیل اور کوئی نہیں۔"

"ریلیکس کیا ہو گیا ہے۔" مصعب نے حیرت سے اسے دیکھا۔

"میں تمہیں کسی کے ساتھ شیئر نہیں کر سکتی۔"

"حدیقہ نے انگلی اٹھا کر کہا کیوں۔" مصعب نے مسکراتے ہوئے پوچھا

"کیونکہ۔۔۔۔"

حدیقہ نے سوچنے کی اداکاری کی۔

"زہر لگتے ہو مجھے۔"

مصعب ہنس پڑا اسے ہنستے دیکھ حدیقہ باہر کی جانب جانے لگی مصعب نے اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے روکا۔

"مگر مجھے تو شہد سنائی دیا ہے۔"

حدیقہ نے اسے چٹکی کاٹی اور باہر بھاگ گئی۔

★★

رات کی سیاہی خاموشی سے کشمیر کی سرحد پر پھیل چکی تھی۔ کیپٹن مصعب اپنی نشست چھوڑ کر ریڈیو کے پاس آبیٹھا۔ ریڈیو کی تار کو بار بار گھمانے کے باوجود جب سگنل نہ ملے تو اس نے مایوسی سے ریڈیو ایک طرف رکھ دیا اور اپنے ساتھی کی جانب متوجہ ہوا۔

"بلال، کوئی ہلچل ہوئی؟"

کیپٹن بلال نے گردن موڑ کر مصعب جمیل کو دیکھا، جو نظریں آسمان پر جمائے ہوئے تھا۔

"نہیں کافی خاموشی ہے۔"

مصعب نے گہری سانس لیا۔ "یہ خاموشی کسی آنے والے طوفان کی علامت بھی ہو سکتی ہے۔"

یہ کہہ کر وہ اٹھ کھڑا ہوا اور دیوار پر لگی لالٹین کو اتار کر دوبارہ اپنی جگہ بیٹھ گیا۔ لالٹین کی روشنی میں اس کا چہرہ ہلکا سا چمک رہا تھا۔ بھوری آنکھیں، ستواں ناک، اور پرکشش خدوخال۔ وہ خوبصورت تو تھا، مگر اس کے چہرے پر ہلکی ہلکی داڑھی اس کی وجاہت میں مزید اضافہ کر رہی تھی۔

بلال نے ایک بار پھر اسے دیکھا۔ اس بار مصعب لالٹین کے قریب اپنی ڈائری کھولے کچھ لکھ رہا تھا۔

"کیا لکھ رہے ہو؟" بلال نے پوچھا۔

مصعب نے نظر اٹھا کر اسے دیکھا، پھر کاغذ کو ڈائری سے الگ کیا، احتیاط سے تہہ کیا اور جیب میں رکھ کر کھڑا ہو گیا۔ وہ خاموشی سے لالٹین لے کر دیوار پر واپس ٹانگ آیا۔

بلال نے حیران نظروں سے اسے دیکھا، "یہ اتنی جلدی تم نے کیا لکھا ہے؟"

"بلال، تمہیں نہیں لگتا کہ مجھ پر نظر رکھنے کے بجائے اپنے سامنے دیکھنا چاہیے؟"

مصعب کی بات سن کر بلال نے گردن نفی میں ہلائی اور دوبارہ اپنی توجہ سامنے مرکوز کر لی۔

★★

کمرے میں آکر اس نے ڈریسنگ ٹیبل پر اپنا بیگ رکھا تو نظر سامنے رکھے خط پر پڑی۔ اک مسکراہٹ اس کے چہرے پر ابھری تو کیپٹن صاحب کا خط آ ہی گیا وہ خط کھولتے ہوئے بڑبڑائی۔ خط پر سطر درج تھی" کنگریجولیشن دوست۔"

حدیقہ نے مسکراتے ہوئے خط بند کر کے رکھ دیا اور بھوری آنکھیں سے آئینے میں اپنے عکس پر نظر ڈالی اس کے بال کمر سے نیچے تک پھیلے ہوئے تھے وہ اپنے عکس کو غور سے دیکھتی رہی، بالوں کو باندھنے کے لیے جونہی اس نے ربڑ بینڈ اٹھایا، نیچے سے ابھرتی آوازوں نے اس کی توجہ اپنی طرف کھینچی۔ ابھی اس نے بالوں کو مضبوطی سے باندھ کر گردن سیدھی ہی کی تھی کہ دروازے پر تیز دستک ہوئی۔

"نیچے آئیں فورًا۔"

"ماموں آئے ہوئے ہیں اور اماں بی سے سخت بحث کر رہے ہیں۔"

میرب کی گھبرائی ہوئی آواز سن کر حدیقہ کے ہاتھ لمحے بھر کو ساکت ہو گئے۔ اس نے تیزی سے گردن موڑی اور میرب کو دروازے پر دیکھا، جس کے چہرے پر فکرمندی کے آثار واضح تھے۔

"میں آ رہی ہوں۔" حدیقہ نے مختصر جواب دیا

میرب نے گردن ہلائی اور خاموشی سے پلٹ گئی۔ حدیقہ نے گہرا سانس لیا اس کی آنکھوں میں پل بھر پہلے کی چمک اب دھندلی ہو چکی تھی اور مسکراہٹ جو پہلے چہرے پر تھی اس کی جگہ بے چینی اور اضطراب نے لے لی تھی۔

★★

"اماں! اماں، آپ میری بات سمجھ کیوں نہیں رہیں؟" آصف کمال کی گرجتی ہوئی آواز پورے گھر میں گونج رہی تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"کیا سمجھوں تیری بات؟وہ تیری بیٹی ہے، تیرے اپنے اسپتال میں نوکری کرنا چاہتی ہے تو تجھے اس سے کیا تکلیف ہے؟"

"وہ میری بیٹی نہیں، آسیہ کی بیٹی ہے۔" آصف کمال غصے سے بھڑک اٹھے۔

"تو آسیہ اس کی ماں تھی اور تو اس کا باپ ہے۔" بلقیس بیگم نے غصے سے کہا تھا۔

اسی لمحے دروازے پر حدیقہ کی آواز ابھری "السلام علیکم"

آصف کمال نے ایک جھٹکے سے پلٹ کر اس کی طرف دیکھا اور تیزی سے اس کی جانب بڑھے

"یہ اماں کو کیا کہا ہے۔"

"میں نے تو کچھ بھی نہیں کہا بابا۔" حدیقہ ٹھہرے ہوئے لہجے میں بولی۔

"ہزار بار کہا ہے مجھے بابا مت کہا کرو۔" آصف کمال کا چہرہ مزید سخت ہو گیا۔

حدیقہ کی آنکھوں میں نمی ابھری۔

"جب اس نے ایف ایس سی مکمل کی تھی، تب ہی میں نے کہا تھا کہ اس کا کہیں رشتہ دیکھیں اور اسے رخصت کریں۔"

"ہاں تا کہ فریحہ کی طرح اسے بھی تم بسنے نہ دیتے۔"

آصف کمال نے بلقیس بیگم کی دکھتی رگ پر ہاتھ رکھ دیا تھا۔

"کسی اور ہاسپیٹل میں ہاؤس جاب کر لے۔" وہ حتمی لہجے میں بولے۔

"آصف، تو انکار کیوں کر رہا ہے؟ کہیں تیری بیوی نے تو تجھے منع نہیں کیا۔"

"نہیں اماں، فاطمہ ایسا کیوں کرے گی؟" آصف کمال نے تیزی سے جواب دیا۔

حدیقہ سر جھکائے کھڑی تھی۔ کمرے میں پل بھر کے لئے گہری خاموشی چھا گئی۔

پھر وہ دھیمے مگر فیصلہ کن لہجے میں بولے "سب کو معلوم ہے کہ میری صرف ایک ہی بیٹی ہے، فریحہ۔"

حدیقہ کی آنکھیں نم ہو گئیں۔اس نے سامنے کھڑے شخص کو دیکھا، جو کہنے کو تو اس کا باپ تھا جو دوسروں کے لئے مسیحا تھا مگر حدیقہ آصف کا دل ہر بار ان کے ہاتھوں سے ن ئے طریقے سے ٹوٹتا تھا۔

اُس میں مزید ہمت نہ رہی۔وہ بوجھل قدموں سے لاؤنج سے نکلی اور تیزی سے سیڑھیاں چڑھتی ہوئی اپنے کمرے میں چلی گئی۔

"آصف تمہیں شرم نہیں آئی بچی کے سامنے یہ سب کہتے کوئی اپنی سگی اولاد کے ساتھ ایسا سلوک کرتا ہے؟"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

بلقیس بیگم کا لہجہ غصے اور افسوس سے لبریز تھا۔مگر آصف کمال کے چہرے پر ایک تمسخرانہ مسکراہٹ ابھری۔

"جب آپ کا شوہر ایسا کرتا تھا، تب بھی یہی کہتی نا۔"

یہ سن کر بلقیس بیگم کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئیں اُن کا دل ایک انجانے خوف سے لرز گیا۔

"یا اللہ تم اپنے باپ کا بدلہ اپنی بیٹی سے لے رہے ہو؟"

آصف نے گہری سانس لی۔

"میں کیا کروں اماں۔۔۔"وہ پل بھر کو رکے۔"اسے دیکھتا ہوں تو لگتا ہے آسیہ پھر سے میرے سامنے کھڑی ہو گئی ہے اور پھر سارے زخم ہرے ہو جاتے ہیں۔"

بلقیس بیگم کی آنکھوں میں حدیقہ کی پیدائش کے لمحے تازہ ہونے لگے۔ آصف کمال حدیقہ اور فریحہ کی آمد پر بے حد خوش تھے جڑواں بیٹیوں کی نوید کے ساتھ انھیں اپنی بیوی کی موت کی بھی خبر ملی تھی مگر پھر بھی اُن کے چہرے کی چمک برقرار تھی اور فریحہ کو اٹھانے کے بعد جیسے ہی اُنھوں نے حدیقہ کو گود میں لیا تو وہ سکتے میں چلے گئے کیونکہ حدیقہ آصف،اپنی ماں کی جیتی جاگتی تصویر تھی وہی آنکھیں،وہی نقش و نگار۔ جبکہ فریحہ کی صورت آصف کمال سے ملتی تھی۔ آسیہ کے جانے کے مہینے بعد انھوں نے فاطمہ سلیم سے شادی کر لی حدیقہ اور فریحہ بلقیس بیگم کے پاس تھی شادی کے کچھ ہی دن سکون سے گزرے مگر پھر انہیں آسیہ نظر آنے لگی فاطمہ سلیم انہیں سائکیٹرسٹ کے پاس بھیجنے

کے لیے بضد تھی لیکن آصف کمال نہ مانے شادی کے پانچ سال گزر جانے کے بعد بھی جب ان کے ہاں اولاد نہ ہوئی تو وہ فریحہ کو اپنے گھر لے آئے فاطمہ سلیم تو حدیقہ کو بھی لانا چاہتی تھی لیکن آصف کمال کی ضد کے آگے وہ خاموش ہو گئی

"اماں" آصف کمال کی آواز پر وہ حال میں لوٹیں

وہ اب بلقیس بیگم کے قدموں میں بیٹھے تھے۔

"کاش اماں آپ پچیس سال پہلے میرے لئے ایسے ہی بابا کے سامنے ڈٹ جاتیں۔"

بلقیس بیگم نے ان کے سر پر ہاتھ پھیرا "کاش "ہلکی سی سرگوشی ان کے ہونٹوں سے نکلی۔

★★

چائے کا کپ لے کر حدیقہ باہر لان میں آئی تو میرب سامنے ہی فون لے کر بیٹھی ہوئی تھی۔

"لڑکی، تھوڑی کم ریلز دیکھا کرو!" حدیقہ نے اس کے سر پر چپت لگائی۔

"مجھے چھوڑیں خط پڑھا؟"

"ہاں پڑھ لیا۔"

"تبھی تو میڈم آپ مسکرا رہی ہیں۔"

"باز آجاؤ بڑی ہوں تم سے۔"

"اچھا آپا جی۔"

"اف اب یہ بھی نہیں کہا کہ آپا بولو۔"

"ہاں تو بھابھی بھی بول سکتی ہوں اگر میرے بھائی سے شادی کرلیں۔"

حدیقہ نے اپنے چہرے کا رخ موڑا۔

"یہ آپ شرما رہی ہیں؟" میرب نے چہک کر کہا۔

"تمہارا بھائی اور میں بیسٹ فرینڈز ہیں، اسکے علاوہ کچھ نہیں ہے ہمارے درمیان۔"

"ہاں، دوست کو ہی صرف خط لکھتے ہیں، اور اپنی ماں اور بہن بھائی کو تو نہیں لکھتے۔"

میرب کے کہنے پر حدیقہ نے اس کے چہرے کو دیکھا، جہاں کوئی تاثر نہیں تھا۔

"تمہیں اچھا نہیں لگتا۔"

"ڈونٹ وری، اگر اس نے آج رات کو کال کی تو منع کر دوں گی۔"

"اوکے!" حدیقہ نے اس کے ہاتھ کو تھپکا۔

میرب ہنس دی۔

"میں تو یہ کہنا چاہ رہی ہوں کہ یہ دوستی کی نہیں محبت کی علامات ہیں۔"

"اچھا تمہیں بڑی معلومات ہے۔"

"تو ڈرامے اور موویز دیکھتی ہوں آپ کی طرح ہر وقت پڑھتی تو نہیں رہتی۔"

"تو میڈیکل کی پڑھائی آسان تو نہیں ہوتی۔"

"ہاؤس جاب کہاں کریں گی یہ تو بتائیں۔"

حدیقہ کے چہرے کی مسکراہٹ سمٹی۔

"ابھی کہیں نہیں سوچا۔" اس نے افسردگی سے کہا۔"

"میں آپ کو ویلکم پارٹی کی پیکچرز دکھاتی ہوں۔"

میرب نے اس کے چہرے پر اداسی دیکھ کر بات بدل دی۔

★★★

سنسان راہداری میں قدموں کی آہٹ گونج رہی تھی۔اس وجود کی رفتار بہت تیز نہیں تھی اور چہرہ ہر جذبے سے عاری تھا۔راہداری کے اختتام پر اس کے قدم رک گئے۔دروازے پر لگی تختی پر نظر پڑتے ہی اس کی آنکھوں میں چنگاریاں اتریں۔اس کا جی چاہا کہ ڈاکٹر آصف کمال کے ساتھ ان کے نام کی تختی کو بھی آگ لگا دے مگر اگلے ہی لمحے اسے اپنے یہاں آنے کا مقصد یاد آیا پھر اس نے گہرا سانس لیا اور دروازے پر دستک دی۔

★★★

آج حدیقہ کا ہاسپیٹل میں ہاؤس جاب کا پہلا دن تھا۔ہاسپیٹل میں داخل ہونے سے پہلے اُس کی نظر ایک لمحے کو رُکی۔چار منزلہ عمارت پر مشتمل یہ ہسپتال راولپنڈی کے وسط میں واقع تھا۔ ہاسپیٹل کے داخلی دروازے سے اندر داخل ہوتے ہی وہ سیدھی ریسپشن کی جانب بڑھی۔ابھی

Clubb of Quality Content

وہ ریسپشنسٹ سے مخاطب ہونے ہی والی تھی کہ اچانک اپنا نام پکارے جانے پر اُس نے چونک کر پیچھے مُڑ کر دیکھا۔ سامنے درید حسن کھڑا تھا۔ خوبصورت اور پر کشش خدوخال براؤن آنکھیں۔ اُس نے ہلکے نیلے رنگ کی چیک شرٹ پہن رکھی تھی، جس کا پہلا بٹن کھلا ہوا تھا اور کف سلیقے سے موڑے گئے تھے۔ ساتھ نیوی بلو پینٹ پہنے وہ ہمیشہ کی طرح شاندار لگ رہا تھا۔

حدیقہ کا سارا جوش یکدم ہوا ہو گیا۔ کم از کم وہ پہلے دن ہی درید کا سامنا نہیں کرنا چاہتی تھی۔

"ڈاکٹر آصف کمال نے مجھے آپ کو ہسپتال کا وِزٹ کروانے کو کہا ہے۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

درید نے سنجیدگی سے کہا، پھر ایک لمحے کو رُکا اور حدیقہ کی طرف دیکھا جو اس کے ساتھ قدم سے قدم ملا کر چلنے کی کوشش کر رہی تھی۔

"لیکن آپ تو ایک انجینیئر ہیں۔۔۔ یہاں ہسپتال میں کیا کر رہے ہیں؟"

اس کے لہجے میں حیرت کم اور تجسس زیادہ تھا۔ درید نے لمحہ بھر کو اُس کی طرف دیکھا۔

"پروجیکٹ کر رہا ہوں ڈاکٹر آصف کے ساتھ۔"

حدیقہ کو اس کا انداز بے حد روکھا محسوس ہوا۔

"مسٹر درید" وہ رک گئی اور اس کے رکنے پر درید نے بھی قدم روک لیے۔ وہ دونوں پہلی منزل کی لفٹ کے سامنے کھڑے تھے۔

"یہ میرے بابا کا ہسپتال ہے اور میں پہلے بھی یہاں آچکی ہوں تو میں خود دیکھ لوں گی۔" اس نے چبا چبا کر کہا۔

درید نے ایک نظر اُس پر پھر بائیں ہاتھ پر پہنی گھڑی پر ڈالی اور پلٹ گیا۔

"نخرے تو ایسا دیکھا رہا ہے جیسے کہیں کا منسٹر لگا ہے۔" حدیقہ لفٹ کا بٹن دباتی بڑبڑائی۔۔

★★★

"یہ تمہارے دیور کو سکون کیوں نہیں ہے؟" آئرہ کی آواز پر حدیقہ نے شاکی نظروں سے اسے دیکھا جو دروازے پر کھڑی تھی۔

"کون سا دیور؟ نیند میں تو نہیں ہو۔"

آئرہ نے مڑ کر اسے غصے سے دیکھا، پھر صوفے پر بیٹھ گئی۔

آئرہ نے ضبط سے کہا۔ "محب کی بات کر رہی ہو۔"

حدیقہ نے بڑی مشکل سے اپنے قہقہے کو روکا اور نظریں فون پر جما دیں۔

یار حدیقہ، حد ہوتی ہے کسی بات کی! میں سنجیدہ ہوں۔" آئرہ کی خفگی بھری آواز پر حدیقہ نے فون ایک طرف رکھا، اور جیسے ہی اس کی نظر آئرہ کے چہرے پر پڑی ہنسی کا فوارہ پھوٹ پڑا۔ وہ منہ پر ہاتھ رکھ کر ہنسنے لگ گئی۔

آئرہ بھی تو اس کی سہیلی تھی، جو ہر کام میں اس کا ساتھ دیتی تھی، پھر بھلا ہنسی میں کیسے پیچھے رہتی؟ اب کمرے میں دونوں کے قہقہے گونج رہے تھے۔

اتنے میں اماں بی دروازہ کھول کر اندر داخل ہوئیں اور مسکراتے ہوئے بولیں۔

"ماشاءاللہ شکر ہے، حدیقہ کے کمرے سے ہنسنے کی آواز تو سننے کو ملی۔"

"اماں بی، آپ کیوں اوپر آ گئی؟ ہمیں بلا لیتیں!" حدیقہ نے اماں بی کو پکڑ کر صوفے پر بٹھایا۔

"اگر نہ آتی، تو اپنی بیٹی کے چہرے پر اتنی خوشگوار ہنسی کیسے دیکھتی؟" اماں بی نے حدیقہ کا ماتھا چوما۔

"پھر تو اماں بی، آپ کو میرا شکریہ ادا کرنا چاہیے، جس کی وجہ سے یہ اُداس روح ہنسی ہے!" آئرہ کی بات پر اماں بی نے اسے اپنے پاس بلا کر پیار کیا۔

"اس طرح تو مجھے چار لوگوں کا شکریہ ادا کرنا چاہیے!" اماں بی کے کہنے پر آئرہ نے شرارت سے انگلیاں گننی شروع کیں۔ "ایک تو میں، آئرہ، دوسری میرب، تیسرا وہ بدتمیز محب۔" اس کا نام لیتے ہی آئرہ کے چہرے کے زاویے بگڑ گئے۔

"اور چوتھا کون ہے؟" آئرہ نے شرارتی نظروں سے حدیقہ کی طرف دیکھ کر کہا۔ "میرا سب سے فرمانبردار بچہ مصعب۔

مصعب کا نام سنتے ہی حدیقہ کے گال گلابی ہو گئے۔

"اماں بی آپ کو کچھ خاص طریقے سے مصعب بھائی کا شکریہ ادا کرنا چاہیے۔" آئرہ کی بات پر اماں بی مسکرا دیں۔

"وہ تو میں نے سوچ رکھا ہے۔"

حدیقہ نے فوراًبات کارخ آئرہ کی طرف موڑ دیا۔ "اماں بی اس کی باتوں کو چھوڑیں ذرا آئرہ عاصم سے پوچھیں کہ کس کے ساتھ آئی ہے۔"

"اماں بی، آپ نا اس نکلی عاطف اسلم کو سمجھالیں! بس اسٹاپ سے میرے ساتھ آیا ہے اور پورا راستہ یہ گانا گاتا آیا ہے:

ہونا تھا پیار، ہوا میرے یار

وہ بھی تجھ سے بے شمار!

"میرے پسندیدہ گانے کا بیڑہ غرق کر دیا۔"

Clubb of Quality Content

"لو جی یک نہ شد دو شد۔ "اماں بی کی بات پر حدیقہ کی آنکھیں چمک اٹھیں۔ اسے اپنا بدلہ اتارنے کا موقع مل گیا تھا۔

"اماں بی کیوں نہ ان دو شد کو ہمیشہ کے لیے جوڑ دیا جائے؟ ویسے بھی آئرہ کو کون سا کہیں دور جانا ہے ساتھ والے گھر سے ہی تو ادھر آنا ہے۔"

اماں بی ہنسنے لگیں، اور اس سے پہلے کہ آئرہ اس کی بات کا جواب دیتی، محب نے دروازے سے سر نکالا۔

" کہوں تو آئرہ بیگم آپ کے لئے دیوار توڑ کر دروازہ لگوا دوں۔ "

یہ کہہ کر محب نے فوراً نیچے کی طرف دوڑ لگائی۔

"رک ذرا دیواریں تڑوائے گا؟ میں تجھے اسی دیوار میں چنوا دوں گی۔ "اماں بی محب کے پیچھے نیچے چلی گئیں۔

ادھر حدیقہ کو پھر سے ہنسی کا دورہ پڑ گیا۔ آئرہ نے مصنوعی گھوری سے اسے دیکھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"اب کبھی کبھار ہی تو میری بچپن کی سہیلی ہنستی ہے،اسی لئے تمہارے آج دو گناہ معاف کیے محب جمیل۔"

آئرہ کی بڑبڑاہٹ سن کر حدیقہ نے جلدی سے پانی کا گلاس اٹھایا اور منہ سے لگایا کیونکہ آئرہ عاصم اب اسے کچا چبانے والی نظروں سے گھور رہی تھی

★★

کمرے میں صرف گھڑی کی ٹک ٹک کی آواز سنائی دے رہی تھی۔ایسے میں ایک وجود ویل چیئر پر کھڑکی کے پاس موجود تھا،اس کی نظریں ہوا سے ہلتے پردوں پر جمی ہوئی تھیں۔جسمانی طور پر وہ اسی کمرے میں تھی،مگر اس کا ذہن کہیں ماضی کی یادوں میں کھویا ہوا تھا جہاں سے اس کی خوشیوں بھری کہانی کا آغاز ہوا تھا۔

فریحہ آصف اور دائم حسن کی زندگی ایک خوبصورت خواب کی مانند تھی۔ایک ایسا خواب جس کا انجام ہمیشہ خوشیوں بھرا ہونا تھا۔مگر قسمت نے ایسا پلٹا کھایا کہ وہ اس ویل چیئر تک جا پہنچی۔اس نے کبھی نہیں سوچا تھا کہ وہ کبھی کھلکھلا کر ہنسے گی بولی گی خوش ہو گی وہ شروع

سے کم گو تھی جبکہ حدیقہ بہت پر اعتماد تھی اور اوپر سے بے جا ڈانٹ ڈپٹ اور پابندیوں نے اس کا رہا سہا اعتماد بھی چھین لیا تھا مگر جب دائم حسن کے ساتھ رخصت ہو کر وہ گئی تو اسے ڈر نہیں بلکہ یقین تھا کہ جیسی زندگی وہ پہلے گزار کر آئی ہے۔ ویسی ہی یہاں بھی گزار لے گی مگر دائم نے تو اسے جینا سکھایا تھا پھر جب وہ اندھیروں سے نکل کر روشنی میں آئی تو کیا ہوا وہی اندھیرے پھر سے واپس آ گئے۔

★★★

یونیورسٹی سے ہاسپٹل جانے کے بعد وہ تھکن سے چور ہو گئی تھی۔ گیٹ کے باہر آصف کمال کی گاڑی دیکھ کر اس کے قدم رک گئے۔ پھر اماں بی کے کمرے میں جانے کا ارادہ ترک کرتے ہوئے وہ اپنے کمرے کی طرف مڑی۔ ایک نظر سیڑھیوں کے ساتھ واقع ڈرائینگ روم کے بند دروازے پر ڈالی۔ جیسے ہی اس نے پہلی سیڑھی پر قدم رکھا اپنے نام کی آواز سن کر رک گئی۔

"اماں میں نہیں چاہتا کہ اس کی شادی وہاں ہو۔" آصف کمال کی آواز میں جھنجھلاہٹ تھی۔

"کیوں نہیں چاہتے ؟ تمہارا سگا بھانجا ہے۔ تمہیں تو آنکھیں بند کر کے ہاں کر دینی چاہیے۔" بلقیس بیگم کے لہجے میں سختی تھی۔

حدیقہ کا دل چاہا کہ کمرے میں جا کر بتا دے کہ وہ معصب سے ہی شادی کرنا چاہتی ہے

"اماں مجھے نہ جمیل پسند ہے اور نہ ہی اس کا بیٹا۔"

"لیکن تیری بیٹی تو اسے پسند کرتی ہے۔" اماں بی کی بات سن کر آصف کمال چونک گئے۔

باہر حدیقہ نے اپنے منہ پر ہاتھ رکھ لیا۔

یا اللہ، اماں بی کو کیسے پتا چل گیا؟ بابا کیا جواب دیں گے؟ اس کے دل کی دھڑکن تیز ہو گئی

اور وہ وہیں سیڑھی پر بیٹھ گئی۔

"بولو بھی آصف، چپ کیوں ہو؟"

آصف کمال کھڑے ہو گئے۔

"اماں حدیقہ کے لئے میں نے درید کو سوچ رکھا ہے۔ بہت کمال کا لڑکا ہے۔ شکل و صورت، ذہانت، سب کچھ ہے۔ اور تو اور میرے اسپتال کے ساتھ پارٹنرشپ بھی کر رہا ہے۔"

اماں بی نے خاموشی سے اپنی لاٹھی اٹھائی اور باہر کی طرف بڑھیں۔ جیسے ہی دروازہ کھولا، سامنے سیڑھی پر حدیقہ سر جھکائے بیٹھی تھی۔ یقیناوہ سب کچھ سن چکی تھی۔ اماں بی کو دکھ نے آن گھیرا۔

حدیقہ بیٹا تم کب آئی؟ اور یہاں یوں کیوں بیٹھی ہو۔" اماں بی نے شفقت سے اس کے سر پر ہاتھ رکھا۔"

حدیقہ نے سر اُٹھایا اور خالی خالی نظروں سے اماں بی کو دیکھا۔ اماں بی کا کلیجہ کٹ کر رہ گیا۔

"آصف تم جو بھی چاہتے ہو لیکن میرے لئے میری بیٹی کی خوشی سے بڑھ کر کچھ نہیں ہے۔ اس لئے اس کی شادی تو میں معصب سے ہی کرواؤں گی۔" اماں بی نے دو ٹوک لہجے میں کہا۔

حدیقہ نے آنکھیں بند کر کے آنسوؤں کو بہنے سے روکا۔ یہ الفاظ تو وہ اپنے باپ سے سننا چاہتی تھی اسی لمحے آصف کمال کمرے سے باہر آئے۔ حدیقہ نے ایک نظر ان پر ڈالی، پھر خاموشی سے سیڑھیاں چڑھتی ہوئی اپنے کمرے کی طرف چلی گئی۔ آصف کمال کی نظریں حدیقہ کی پشت پر جمی رہیں پھر وہ اماں بی کی طرف مڑے۔

"میں خود اُس سے پوچھ لوں گا کہ وہ کیا چاہتی ہے۔"

انہوں نے سیاہ چشمے آنکھوں پر لگائے اور باہر کی طرف بڑھ گئے۔ پیچھے بلقیس خانم حیرت زدہ کھڑی رہ گئیں۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

★★★

کچن میں داخل ہوتے ہی اُس کی نظر ثمینہ کمال پر پڑی، جو ناشتے کی تیاری میں مصروف تھیں۔ اُس کے سلام کرنے پر وہ مڑ کر دیکھنے لگیں۔

"رات کا کھانا کیوں نہیں کھایا، بیٹا۔"

حدیقہ، جو ڈائننگ ٹیبل پر بیٹھی ناشتے کا انتظار کر رہی تھی، اُن کی پشت کو دیکھنے لگی۔

"دل نہیں کر رہا تھا، پھپھو۔"

اُس کے جواب پر وہ کچھ دیر خاموش رہیں، پھر سامنے والی کرسی پر بیٹھ گئیں۔ اُنہوں نے اُس کے آگے چائے اور پراٹھا رکھ دیا۔

"پھپھو پراٹھا کیوں بنایا؟ مجھ سے نہیں کھایا جاتا صبح صبح۔"

ثمینہ کمال نے اُسے گھور کر دیکھا۔

"اچھا یہ بریڈ تو کھالو۔"

انہوں نے اُسے دیکھا، جو اب بریڈ چائے میں ڈبو کر کھا رہی تھی۔

"آصف بھائی آئے تھے کل۔"

حدیقہ نے اثبات میں سر ہلایا۔

"بیٹا تم اُن کی باتوں کو اتنا دل پر نہ لیا کرو نا۔ پتا تو ہے تمہیں اُن کا۔"

" پھپھو، جن سے ہم پیار کرتے ہیں،اُن کی باتیں تو دل پر نقش ہو جاتی ہیں۔ تو میں بابا کی باتوں کو دل پر کیسے نہ لوں؟"

اس کی بات پر ثمینہ کمال لاجواب ہو گئیں۔

★★★

مریض کی فائل صبا کو دے کر وہ جانے لگی تو صبا نے اس کی توجہ بائیں جانب کروائی جہاں دروازے سے دو پولیس اہلکار داخل ہو رہے تھے اور پھر چلتے ہوئے ریسیپشن کی جانب آئے

"عمیر کریم آپ کے ہاسپیٹل تھا" پولیس اہلکار نے آتے ہی صبا سے پوچھا تو اس نے کمپیوٹر پر تیزی سے انگلیاں چلائی حدیقہ البتہ خاموشی سے کھڑی تھی

" تین مارچ کو یہ ایڈ میٹ ہوئے اور سات مارچ کو ان کی آپریشن کے دوران ڈیتھ ہو گئی تھی"

"کس چیز کا آپریشن ہوا تھا؟"

"اپنڈکس کا"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

حدیقہ کی نظر اس کے نام پر پڑھی اے اس پی عمر نواز

"لیکن ان کے گھر والوں کا کہنا ہے کہ اس کو آپینڈ کس کا کبھی درد ہی نہیں ہوا اور انھوں نے

اس ہاسپیٹل کے خلاف ایف آئی آر کٹوائی ی ہے "اس نے ایف آئی آر صبا کو پکڑائی

"صباد کھاؤ مجھے"

حدیقہ کی آواز پر آفیسر نے باقاعدہ مڑ کر اسے دیکھا جو اس سے ذرا فاصلے پر کھڑی تھی وائٹ

کورٹ نے اس کی پہچان کروادی کہ وہ ڈاکٹر ہے

آپ کا نام ڈاکٹر ؟وہ خود کو کہنے سے روک نہیں سکا

"ڈاکٹر حدیقہ آصف"

"ہاسپیٹل کے آنر کا نام بھی آصف ہے نا؟؟"

"جی وہ میرے بابا ہیں" اے اس پی عمر نے سر ہلایا

"ان کا کمرا کدھر ہے مجھے ان سے ملنا ہے" صبا کے بولنے سے پہلے ہی حدیقہ بول پڑھی

وہ آج چھٹی پر ہیں"اس کے جاتے ہی حدیقہ ایف آئی آر لے کر آصف کمال کے کمرے کی طرف بڑھی

"میں آجاؤ ؟؟"ڈاکٹر آصف نے اسے دیکھ کر سر ہلایا

"مجھے آپ کو ایک بہت ضروری بات بتانی ہے ؟"

"حدیقہ تمہید مت باندھو سیدھی بات بتاؤ "ان کے لہجے میں بیزاری تھی

"یہ جو درید ہے مجھے یہ بہت مشکوک لگتا ہے ؟"

ڈاکٹر آصف کمال چونکے "تمہیں کیوں ایسا لگا

"اپنے کام سے زیادہ اسے ہاسپیٹل میں کیا چل رہا ہے اس سے دلچسپی ہے نئے فلور کے کام کی کوئی خبر ہی نہیں مزدور اپنی مرضی سے آتے اور جاتے ہیں اور تو اور جس دن اس عمیر کی ڈیتھ ہوئی اس کو میں نے آپریشن تھیٹر سے گھبراتے ہوئے نکلتے دیکھا تھا"

آصف کمال کے چہرے پر تشویش تھی

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"اپنے کام میں اس کی لاپرواہی تو میں نے بھی دیکھی ہے میں نظر انداز کر گیا کہ مرحوم دوست کا بیٹا ہے"

حدیقہ نے ایف آئی آر آصف کمال کو دیکھائی

"ابھی تھوڑی دیر پہلے دو پولیس آفیسر آئے تھے اور آپ سے تفتیش کرنا چاہ رہے تھے میں نے کہہ دیا آپ آج نہیں آئے"

آصف کمال کے چہرے پر مسکراہٹ رینگی جسے دیکھ کر حدیقہ کی آنکھیں چمک اٹھی

★★★

"اے ایس پی صاحب آپ پھر یہاں۔" حدیقہ عمر نواز کو اگلے دن دوبارہ دیکھ کر بولی۔

"کیا کریں ڈاکٹر ڈیوٹی تو کرنی ہے اور آج تو ڈاکٹر آصف ہاسپیٹل میں موجود ہیں نا۔"

آپ ان کے کمرے میں چلے جائیں۔ سیکنڈ لاسٹ روم ہے۔" حدیقہ نے دائیں طرف اشارہ کیا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"ویسے مجھے اچھا لگا کہ اگر آپ مجھے اے ایس پی کی جگہ عمر کہیں۔"اس کی نظریں مسلسل حدیقہ کے چہرے پر تھیں

"مگر مجھے بالکل اچھا نہیں لگے گا۔"

اس کے واضح انکار پر اے ایس پی عمر کا چہرہ اترا اور وہ ڈاکٹر آصف کے کمرے کی طرف چلا گیا۔ آصف کمال کے کمرے سے درید کو نکلتا دیکھ اسے ایک نظر دیکھ کر رکا۔

"کیا لیں گے اے ایس پی صاحب کافی یا چائے؟""شکریہ کچھ بھی نہیں یہ پانچوی ایف آئی آر ہے آپ کے ہاسپٹل کے خلاف۔"

"سراسر الزام ہے۔"

عمر کی نظریں آصف کمال کے چہرے پر کچھ کھوجنا چاہ رہی تھی مگر وہ پرسکون تھے۔

"آخر آپ کے آپریشن تھیٹر میں ایسا کیا ہوتا ہے کہ کوئی ی زندہ بچتا ہی نہیں۔"

"مگر ابھی تو آپ نے کہا پانچ کیس ہیں۔"

Clubb of Quality Content

عمر نے ہاتھ میں موجود فائل آصف کمال کو پکڑائی۔

"اس فائل میں جو رپورٹ ہے اس کے مطابق ستر فیصد آپریشنز کے دوران مریضوں کی اموات ہوئی ہیں کچھ لوگوں نے ابھی رپورٹ کی ہے۔"

آصف کمال کے اطمینان میں رتی برابر فرق نہیں آیا۔

"جب سے ہاسپیٹل میں کام شروع ہوا ہے تب سے یہ کام ہو رہا ہے کر کون رہا ہے میں نہیں جانتا۔"

"آپ اتنے یقین سے کیسے کہہ سکتے ہیں اور کام کیا چل رہا ہے ہاسپیٹل میں۔"

"ہمارے ہاسپیٹل کے چار فلورز ہیں اب مزید تین اور بنوا رہے ہیں اور جس بلڈر کو یہ کنکٹریکٹ دیا ہے وہ تو ہوتا ہی ہاسپیٹل میں ہے ابھی بھی آپ کے آنے سے پہلے یہاں موجود تھا۔"

عمر کے ماتھے پر لکیریں ابھریں۔

"تو اس کا کیا تعلق اس سب سے۔"

"اے ایس پی صاحب یہ تو آپ کو پتا لگانا چاہیے۔ ویسے مجھے اور میری بیٹی کو وہ تھوڑا مشکوک سا لگتا۔"

"نام کیا ہے اس کا۔"

"درید حسن۔"

"ٹھیک ہے لیکن میں ہاسپیٹل کی تلاشی لینا چاہتا ہوں"

آصف کمال اٹھ کھڑے ہوئے "آئیں میرے ساتھ"

تلاشی لینے کے بعد بھی عمر نواز کا دل مطمئن نہیں ہوا

"چلیں ضرورت ہوئی تو پھر ملاقات ہو گی۔" آصف کمال سے ہاتھ ملانے کے بعد وہ باہر آ گیا۔

"حسن بلڈرز کے آنر درید حسن کے بارے میں انفارمیشن چاہیے مجھے۔" گاڑی کے چلتی ہی اس نے اپنے اسسٹنٹ کو میسج کیا۔

★★★

وہ صوفے پر بیٹھی مریض کی رپورٹ پڑھ رہی تھی جب میرب اور محب کمرے میں داخل ہوئے۔ میرب نے خاموشی سے اُس کے ہاتھ سے فائل لے کر ایک طرف رکھی اور اُس کے پہلو میں بیٹھ گئی۔

"کیا ہوا ہے حدیقہ؟ ہم کئی دنوں سے دیکھ رہے ہیں، آپ نہ نیچے آتی ہیں، نہ کسی سے بات کرتی ہیں۔ صرف ہاسپٹل جاتی ہیں اور واپسی پر خود کو کمرے میں بند کر لیتی ہیں۔"

محب کے پوچھنے پر اُس نے ایک لمحے کے لیے دونوں کی طرف دیکھا۔

"کچھ نہیں ہوا، بس روٹین مصروف ہو گئی ہے۔ تھک جاتی ہوں۔"

"ماموں آئے تھے نا ہفتہ پہلے؟ کیا اُنہوں نے کچھ کہا ہے؟" میرب نے سنجیدگی سے پوچھا۔

حدیقہ نے اُسے حیرت سے دیکھا۔

"وہ کیا کہیں گے؟ اور اگر کچھ کہا بھی ہو تو وہ میرے بابا ہیں، کہہ سکتے ہیں۔"

اُس کا لہجہ سپاٹ تھا۔

"کیا کہا ہے اُنہوں نے؟" میرب کے سوال پر اس نے نظریں چرائی۔

"جلد ہی پتہ چل جائے گا تم لوگوں کو۔"

"اچھا، آپ بھائی کو فون کر لیجیے گا، وہ کہہ رہے تھے آپ کا نمبر بند جا رہا ہے۔"

"میں نے اُسے بلاک کر دیا ہے۔" حدیقہ کے الفاظ نے کمرے میں سنّاٹا بھر دیا۔

محب اور میرب نے حیرت سے ایک دوسرے کو دیکھا۔

"پر کیوں؟" میرب کے لبوں سے بے اختیار نکلا۔

"میں کام کر رہی ہوں، پلیز تم دونوں اب جاؤ۔" حدیقہ نے بات ہی ختم کر دی۔

محب نے شانے اچکائے اور میرب کو چلنے کا اشارہ کیا۔ دونوں کمرے سے باہر چلے گئے۔

حدیقہ چلتے ہوئے اپنے کمرے کی بالکنی پر آ کھڑی ہوئی اس کی نظریں آسمان کی اونچائیوں میں گم تھیں مگر اُس کا ذہن ہفتہ قبل آصف کمال سے ہونے والی گفتگو میں الجھا ہوا تھا۔

★★★

حدیقہ دروازے کے سامنے رُک گئی، گہرا سانس لیا اور آہستگی سے دروازہ کھول دیا۔

"کیا میں اندر آجاؤں؟" اُس کی آواز سن کر آصف کمال نے فائل سے نظریں اٹھا کر اُسے دیکھا۔

"آجاؤ۔"

"آپ نے بلایا تھا؟"

آصف کمال نے فائل بند کر کے رکھی اور اس کی طرف متوجہ ہوئے۔

"کم آن بیٹا، اتنا فارمل مت ہو۔ میں تمہارا باپ ہوں۔"

حدیقہ نے بے یقینی سے اُنہیں دیکھا، "مطلب۔۔۔بابا۔"

آصف کمال نے اثبات میں سر ہلایا۔ "کیا لوگی؟"

"کچھ نہیں۔ "اُس نے ذہنی طور پر غائب لہجے میں کہا۔

اُسے یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے وہ خواب دیکھ رہی ہو۔

"اچھا بیٹا، مجھے تم سے ایک بات کرنی ہے۔"

"جی بابا، بولیے۔"

"میں جانتا ہوں، بعض اوقات میں بہت تلخ ہو جاتا ہوں۔"

حدیقہ نے فوراً بات کاٹی۔ "بابا، پلیز، مجھے آپ کی کسی بات کا برا نہیں لگتا۔"

آصف کمال کی آنکھوں کی چمک بڑھ گئی۔

"میں چاہتا ہوں اب تمہاری شادی ہو جائے۔"

حدیقہ کے چہرے پر ایک ہلکی سی مسکراہٹ بکھر گئی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اب اُسے اندازہ ہو گیا تھا کہ آصف کمال کس کا نام لیں گے۔

"میں چاہتا ہوں تمہاری شادی درید سے ہو۔"

حدیقہ کا دل چھن سے ٹوٹا۔

اُسے یقین تھا کہ بابا مصعب کا نام لیں گے لیکن ضروری تو نہیں، جیسا ہم چاہیں ویسا ہی ہو۔

"بابا، میری تو ابھی ہاؤس جاب شروع ہوئی ہے۔"

"بیٹا، تمہارے کام کرنے سے کسی کو کوئی مسئلہ نہیں ہو گا۔"

حدیقہ کے چہرے پر اضطراب پھیل گیا، جو آصف کمال کی نظروں سے چھپا نہ رہ سکا۔

"بیٹا، یہ میری خواہش ہے۔ کیا تم اپنے بابا کی یہ خواہش پوری نہیں کرو گی؟"

حدیقہ کے اندر ایک جنگ چھڑ چکی تھی۔

"اگر مجھے مصعب اور بابا میں سے کسی ایک کو چننا پڑے، تو میں۔۔۔"

اُس نے آنکھیں بند کیں اور پھر کھولیں۔

"میں بابا کو چنوں گی۔"

اُس نے سر اٹھا کر آصف کمال کو دیکھا۔

"بابا، جیسے آپ کی مرضی۔"

حدیقہ کے جواب پر آصف کمال کے چہرے پر فاتحانہ مسکراہٹ ابھری۔

اُنہوں نے ہاتھ بڑھا کر حدیقہ کے سر پر رکھا۔

وہ اٹھ کھڑی ہوئی اور خود کو بالکل سنبھالتی ہوئی کمرے سے باہر نکل گئی۔

جیسے ہی وہ کمرے سے باہر نکلی، اُس کا سامنا درید سے ہو گیا۔

درید نے اُس کی نم آنکھوں اور زرد پڑتے چہرے کو دیکھا۔

"کیا آپ ٹھیک ہیں۔"

درید کے سوال پر اُس نے محض سر ہلایا اور سیڑھیوں کی جانب بڑھ گئی۔

درید نے ایک نظر اُس کی جاتی ہوئی پشت پر اور پھر آصف کمال کے کمرے کے دروازے پر ڈالی۔

★★★

دھیمے قدموں سے چلتی ہوئی، جیسے ہی بالکنی سے کمرے میں آئی۔ سامنے صوفے پر مصعب وردی پہنے بیٹھا نظر آیا۔ وہ ٹھٹھک کر وہیں رک گئی۔

مصعب اُسے دیکھتے ہی کھڑا ہو گیا۔

"میں نے سوچا، کال پر بات کرنے سے بہتر ہے کہ روبرو بات ہو جائے۔"

اس کے لہجے میں خفگی کا عنصر نمایاں تھا۔

"اتنے مہینوں بعد آئے ہو، جا کر پھوپھو اور اماں بی کے پاس بیٹھو۔"

حدیقہ بیڈ کے ایک کونے پر جا بیٹھی۔

"فون کیوں نہیں اٹھا رہی تھی میرا؟"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

مصعب اس کے عین سامنے آکھڑا ہوا۔

حدیقہ نے چہرہ اٹھا کر اس کی طرف دیکھا، دونوں کی نگاہیں ملیں۔

اس سے پہلے کہ آنسو اُس کے چہرے پر بہتے، اُس نے منہ پھیر لیا۔

مصعب گھٹنوں کے بل اس کے قدموں میں بیٹھ گیا۔

"حدیقہ، کیا ہوا ہے۔"

مصعب کے لہجے میں بے چینی چھپی ہوئی تھی۔

"کیا تمہیں تمہارے بیسٹ فرینڈ نے نہیں بتایا؟"

"درید کہاں سے آگیا بیچ میں؟"

"وہی تو آگیا ہے بیچ میں۔"

"ہوا کیا ہے؟ صاف صاف بتاؤ۔"

"بابا چاہتے ہیں کہ میری شادی درید سے ہو جائے۔"

یہ کہتے ہی حدیقہ نے دوبارہ رخ موڑ لیا۔

ایک لمحے کے لئے مصعب ساکت رہ گیا۔

"مجھے دوسروں کی پروا نہیں حدیقہ، تم اپنا بتاؤ تم کیا چاہتی ہو؟"

مصعب نے ٹھہر ٹھہر کر جملہ بولا حدیقہ نے اپنے آنسو کو روکتے بولنے کی کوشش کی

مصعب نے اُس کے دونوں ہاتھ تھام لیے۔

"میں۔۔۔میں وہی جو بابا چاہیں گے۔"

مصعب کی گرفت اُس کے ہاتھوں سے ڈھیلی پڑ گئی اور وہ آہستگی سے اٹھ کھڑا ہوا۔ حدیقہ نے بھیگی آنکھوں سے اُسے دروازے کی طرف جاتے دیکھا۔

★★★

مصعب کے جانے کے بعد میرب اُسے بلانے آئی۔

"اماں بی بلا رہی ہیں۔"

اور اب وہ سر جھکائے اماں بی کے ساتھ بیٹھی تھی۔

جبکہ مصعب اضطراب کی حالت میں کھڑا تھا۔

"بیٹا، کیا تم پر کسی نے دباؤ ڈالا ہے؟"

جمیل احمد نے بات کا آغاز کیا۔

"اگر میں اپنے بابا کی پسند سے شادی کرنا چاہتی ہوں تو اس میں برائی کیا ہے؟"

حدیقہ نے سپاٹ لہجے میں جواب دیا۔

"برائی کی کوئی بات نہیں، لیکن فریحہ کی حالت تو دیکھو۔"

ثمینہ کمال نے جملہ ادھورا چھوڑ دیا۔

"وہ صرف ایک حادثہ تھا، پھوپھو۔" حدیقہ نے ضبط سے جواب دیا۔

مصعب اب چل کر حدیقہ کے بالکل سامنے بیٹھ گیا۔

"حدیقہ بیٹا، کیا تم مصعب کو پسند نہیں کرتی؟"

اب کی بار اماں بی نے سوال کیا۔

"مصعب میرا بچپن کا دوست ہے۔۔۔لیکن جو بابا چاہتے ہیں،میں وہی کروں گی۔"

"حدیقہ،وہ تمہیں استعمال کر رہے ہیں۔"

مصعب کا ضبط جواب دے گیا۔

حدیقہ نے ترخ کر جواب دیا۔"تو یہ تمہارا مسئلہ نہیں ہے۔"

"ٹھیک ہے پھر میں بھی دیکھتا ہوں کیسے وہ کسی ایرے غیرے سے تمہاری شادی کرتے ہیں۔"

حدیقہ کے چہرے پر طنزیہ مسکان ابھری۔"اور وہ ایرہ غیرہ تمہارا بیسٹ فرینڈ ہے۔"

"حدیقہ اپنے کمرے میں جاؤ۔"اماں بی بولی۔

حدیقہ کے جانے کے بعد اماں بی مصعب کی طرف متوجہ ہوئی۔

"میرے بچے تمہاری اور حدیقہ کی ہی شادی ہو گی۔تم پریشان نہ ہو۔"

مصعب اماں بی کہ پاس آ کر بیٹھ گیا

"لیکن ماموں کیسے مانے گے۔"

"ارے میں اس کی ماں ہوں دیکھتی ہوں کیسے نہیں مانتا۔"

یہ سن کر مصعب کے چہرے پر سکون آیا۔

★★★★

کچھ دیر بعد بلقیس بیگم نے کال کر کہ آصف کمال کو گھر بلایا

"اماں کیسی باتیں کر رہی ہیں میری بیٹی ہے وہ میں کیوں اسے مجبور کروں گا۔"

"جیسے تم فریحہ کو مجبور کر سکتے ہو ویسے ہی حدیقہ کو بھی کر سکتے ہو۔" اماں بی کے طنزیہ جملے پر آصف کمال نے پہلو بدلا۔

"میں نے اس سے پوچھا تھا امّاں۔"

امّاں بی اپنی لاٹھی کے سہارے کھڑی ہو گئیں۔

"تو کیا یہ تمہارا آخری فیصلہ ہے آصف؟"

اُن کے لہجے میں سرد مہری تھی۔

آصف کمال نے سر ہلا دیا۔

"ثمینہ، جمیل، کمرے میں آؤ۔"

امّاں بی کے بلانے پر ثمینہ کمال اور جمیل احمد کمرے میں داخل ہوئے۔

"جب میں مر جاؤں تو اِس نافرمان کو نہ میرا چہرہ دیکھنے دینا اور نہ ہی جنازہ پڑھنے دینا۔"

امّاں بی کی بات سن کر کمرے میں سناٹا چھا گیا۔

"امّاں! آپ ایسا کیسے کہہ سکتی ہیں؟ میں آپ کا بیٹا ہوں۔"

"اور میں تمہاری ماں ہوں! میری بات نہیں مان سکتے۔"

"لیکن امّاں۔۔۔"

"صاف صاف بتاؤ، ماں کی بات مانو گے یا نہیں؟"

آصف کمال سوچ میں پڑ گئے، آخر کریں تو کیا کریں۔

★★★

محب لان میں آیا تو میرب بے چینی سے چکر لگا رہی تھی۔

شادی بھائی اور حدیقہ کی خطرے میں ہے،اور پریشانی تمہیں ہو رہی ہے۔

محب کی بات پر میرب نے اسے گھورا

"تو مجھے بھائی اور حدیقہ کی فکر ہے۔"

"تو پھر بے فکر ہو جاؤ کیونکہ اماں بی نے اعلان کر دیا ہے۔"

یہ سنتے ہی میرب نے جلدی سے کرسی کھینچ کر بیٹھتے ہوئے پوچھا،

"کس چیز کا اعلان۔"

"بھائی اور حدیقہ کے رشتے کا۔"

★★★

کیا خواہش ایسی بھی پوری ہو جاتی اچانک سے جب آپ کو اس کے پورے ہونے کا گمان بھی نہ ہو حدیقہ نے آسمان پر نظریں جمائے ہوئے سوچا

چار دن بعد حدیقہ اور مصعب کا نکاح تھا۔ آصف کمال آخر اماں بی کہ ہاتھوں مجبور ہو کر اس رشتے کے لیے مان گ ئے تھے اور کچھ دیر پہلے ہی ڈیٹ فکس کر کے گ ئے تھے۔ مصعب اپنے کمرے کی بالکنی پر آ کر کھڑا ہوا تو اس کی نظر لان میں بیٹھی حدیقہ پر پڑی جو آسمان پر نظریں ٹکائے بیٹھی تھی وہ اس سے ناراض تھا لیکن اپنے دل کو اس سے دیکھنے سے روک نہیں سکا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"مصعب تو مجھ سے سخت ناراض ہے۔" حدیقہ نے اپنے بال چہرے سے ہٹائے جو ہوا سے لہرا رہے تھے۔

"پر اب تو وہ میرا شوہر بننے والا ہے۔"

اس کے چہرے پر شرمیلی مسکراہٹ پھیلی اور یکدم ہی اس کی نظر مصعب پر پڑی تو اس کی مسکراہٹ سمٹی اور خفت سے اس کا چہرہ سرخ ہو گیا اور وہ اٹھ کر اندر کی جانب بڑھ گئی۔

مصعب نے حیرت سے اس کے بدلتے ہوئے تاثرات کو دیکھا۔

"تو کیا وہ اس رشتے سے خوش ہے۔"اس کا موڈ خوشگوار ہو گیا۔

★★★

بلقیس منزل کے درودیوار روشنیوں میں ڈوبے ہوئے تھے گھر کے تمام افراد تیاریوں میں مصروف تھے اور آصف کمال کے گھر کی طرف چلیں تو وہ کمرے میں بیٹھے سگار پی رہے تھے کہ انہیں اپنے نام کی پکار سنائی تھی

"آصف"انکی نظریں دروازے کی طرف اٹھی جہاں وہ دروازے سے ٹیک لگائے انہیں دیکھ رہی تھی آصف کمال کے چہرے کا رنگ بدلا

"آپ کتنے اچھے ہیں آصف میں نے آپ کی فاطمہ سے شادی نہیں ہونے دی لیکن پھر بھی آپ میری بیٹی کی شادی اس کی مرضی سے کر رہے ہیں"

آصف کمال تیزی سے اس کی طرف بڑھے آسیہ باہر کی طرف بھاگی

"چلی جاؤ چلی جاؤ ورنہ میں تمہیں جان سے ماردوں گا" آسیہ بھاگتے بھاگتے رک گئی اور واپس سے ان کی طرف بڑھی

"جیسے اس دن مجھے سیڑھیوں سے دھکا دے کر مارا تھا" اس کے لہجے میں دکھ تھا

"ہاں ویسے ہی جتنا بار مجھے موقع ملے گا میں تمہیں جان سے ماروں گا"

وہ چیخے ان کے چیخنے کی آواز سنتے فاطمہ سلیم کچن سے باہر آئی

ناولز کلب Clubb of Quality Content!

"کیا ہوا آصف"

"یہ دیکھو یہ پھر آگئی ہے"

انھوں نے سامنے کی طرف اشارہ کیا فاطمہ سلیم جو ان کے دائیں طرف کچن کے دروازے پر کھڑی تھی انھوں نے آصف کمال کی نظروں کے تعاقب میں دیکھا مگر وہاں کوئی نہیں تھا

میرب کھانے کی ٹرے لے کر حدیقہ کے کمرے میں آئی اور اس کے پیچھے محب بھی چلا آیا۔

"ایک تو اُسے چین نہیں آتا جہاں جاؤں وہاں پہنچ جاتا ہے۔"

آئرہ کے جملے پر میرب اور حدیقہ نے مسکراہٹ دبائی۔

محب نے آئرہ کے آگے گجرے رکھے۔

"یہ کیا محب؟ صرف آئرہ کے لیے گجرے؟"

حدیقہ کے کہنے پر محب نے دانت نکالے۔

"آپ کے لیے بھائی لائیں گے نا۔"

"اور میرے۔" میرب نے بھی مداخلت کی۔

"تم یہیں رکھو، مجھے گجرے پسند نہیں۔"

آئرہ نے گجرے میرب کو پکڑا دیے، تو محب کا چہرہ اتر گیا اور وہ اُٹھ کر چلا گیا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"آئرہ، گجرے پہن لینے سے کچھ نہیں ہوتا۔"

"تمہیں میری امی کا پتہ ہے نا؟ اگر اُنہیں پتہ چل گیا تو میری خیر نہیں۔"

"اور تم دلہن ہو، مایوں کی تمہیں تو ضرور پہننے چاہیں"۔

"اب تمہاری طرح کوئی لا کر دینے سے رہا۔"

"تو جاؤ، جلدی سے مصعب بھائی کو کہو، اور آکر کھانا کھاؤ۔"

میرب اور آئرہ نے اُسے زبردستی کمرے سے نکالا

اماں بی کے بتانے پر وہ لان کی طرف بڑھی۔ جہاں مصعب اور درید بیٹھے ہوئے تھے۔

اس سے پہلے کہ وہ لاؤنج کی سیڑھیاں اُتر کر لان میں قدم رکھتی، مصعب کی نظر اُس پر پڑی۔

پیلے رنگ کے فراک میں، بال کھولے، وہ اس کی طرف آ رہی تھی۔ مصعب کے چہرے پر خفگی سی چھا گئی۔

"درید تیرا انویٹیشن کارڈ اندر ہے، میں لے کر آیا ہوں۔"

درید نے سر ہلایا۔ مصعب کو اپنی طرف آتے دیکھ کر حدیقہ رک گئی۔

"اندر نہیں بیٹھا جاتا تم سے۔"

مصعب کے غصے سے کہنے پر حدیقہ کے ماتھے پر شکنیں اُبھر آئیں۔

"اس لہجے میں مجھ سے بات کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ اور ویسے بھی میں ناراض ہوں"

"اچھا؟ پھر آئی کیوں ہو؟"

وہ اس کے آگے آ کر کھڑا ہو گیا تاکہ درید کی نظر اُس پر نہ پڑے۔

"تم میرے لیے گجرے نہیں لائے"

"کس خوشی میں؟"

"تمہاری ہونے والی دلہن ہوں۔"

اس کے ایک جملے نے مصعب کی ساری ناراضگی دور کر دی۔

Clubb of Quality Content

"اچھا، تبھی تو کسی اور سے شادی کے لیے تیار تھی۔" مصعب اسے تنگ کرنے سے باز نہیں آیا

مصعب کے طنزیہ انداز پر حدیقہ ہولے سے مسکرائی۔

"تو صاف صاف کہہ دو نا، جلتے ہو تم۔"

"صاف صاف۔"

اب کی بار حدیقہ نے قہقہہ لگایا۔

"ایک تو بال کھلے ہیں، اوپر سے اتنا پیارا ہنسو گی تو میں اپنے آپ کو سنبھال نہیں سکوں گا۔"

"اچھا؟ اور جو اتنے دنوں سے بات نہیں کر رہے تھے وہ۔" حدیقہ نے بھنویں چڑھائیں۔

"جب اتنی پیاری لگو گی تو کوئی کیسے ناراض ہو سکتا ہے۔" حدیقہ ہولے سے مسکرائی

"جاؤ اندر میں گجرے لے کر آتا ہوں۔"

مصعب نے ہاتھ کے اشارے سے کہا۔

★★★

کمرے کے اندر آتے ہی مہندی کی خوشبو مصعب کے ناک سے ٹکرائی اس کی آنکھیں حدیقہ کو دیکھنے کے لیے بے چین ہوئی۔

لائٹ آن کرتے ہی کمرا روشن ہوا وہ صوفے پر بیٹھے بیٹھے سو چکی تھی دونوں اطراف میں کشنز تھے جن پر مہندی سے بھرے ہاتھ احتیاط سے رکھے ہوئے تھے جبکہ گردن ایک جانب کو جھکی ہوئی تھی مصعب نے جونہی اس کے سر کے پیچھے کشن رکھنے لگا اس کی آنکھ کھل گئ

حدیقہ نے نیم بند آنکھوں سے اسے دیکھا۔

"تم کیا کر رہے ہو ادھر محب اور آئرہ نے روکا نہیں۔"

"نہیں ہونے والی بیگم ہو اب۔ ہاتھ دکھاؤ مہندی میں اپنا نام ڈھونڈوں۔"

حدیقہ فوراً صوفے سے اتری۔

"ہر گز نہیں نکاح کے بعد۔" اس نے دونوں ہاتھ اپنی کمر کے پیچھے کر لیے۔

مصعب کا چہرہ اترا۔

"اچھا بیٹھو ادھر ایک بات کرنی ہے۔" حدیقہ نے اس کے چہرے کو دیکھا جو سنجیدہ ہو چکا تھا وہ اس کے ساتھ بیٹھی۔

"کہو۔"

"ناراض نہیں ہونا میری پوسٹنگ آ گئی ہے۔"

"تو اس میں ناراض ہونے والی کیا بات ہے۔"

"کل جانا ہے مجھے۔" حدیقہ کے چہرے پر خفگی پھیلی۔

"اور اب تم یہ کہنے آئے ہو کہ کل نکاح نہیں ہو سکتا؟" وہ بالکنی میں چلی آئی مصعب بھی اس کے پیچھے آ گیا۔

"میں نہ ایسا چاہتا ہوں اور نہ ہی میں نے ایسا کہا ہے حدیقہ خفا تو مت ہو۔"

"شام کو نکلنا ہے مجھے سفر میں بھی ایک دن لگ جائے گا پرسوں مجھے لازمی ادھر ہونا ہے۔"

"کہاں ہوئی ہے پوسٹنگ؟" حدیقہ نے اس کی طرف مڑ کر پوچھا۔

"وزیرستان" حدیقہ کا دل لرز اٹھا۔ اس نے نم آنکھوں سے سر ہلایا۔ "ٹھیک ہے۔"

ناراض تو نہیں ہو مصعب کے چہرے پر اس کے لیے فکر تھی۔

"بلکل بھی نہیں فوجی کی ہونے والی بیوی ہوں اب مضبوط تو ہونا پڑے گا۔" مصعب کے اعصاب پر سکون ہوئے۔

"کل ملتے ہیں وائف ٹو بی۔"

مصعب کی کہنے پر حدیقہ کھلکھلائی۔

"او کے ہزبینڈ ٹو بی۔" مصعب کی مسکراہٹ گہری ہوئی۔

★★★

خود کو دلہن کے روپ میں آئینے کے سامنے دیکھ کر اسے خواب کا گمان ہوا وہ اپنے خیالوں میں کھوئی ہوئی تھی کہ آئرہ بڑبڑاتی ہوئی کمرے میں آئی اور حدیقہ کو دیکھ کر اس کے قدم تھمے سفید اور گولڈن رنگ کے شرارے کے ساتھ ہوا تھا ساتھ بندیا اور جھومر پہنے اور بیوٹیشن کے مہارت سے کیے گئے میک اپ میں وہ اپسرا لگ رہی تھی۔ آئرہ کی اپنی بچپن کی سہیلی

کو دلہن کے روپ میں دیکھ کر آنکھیں بے ساختہ بھیگی اور وہ آگے بڑھ کر اس کے کندھے سے لگی حدیقہ نے چونک کر اسے دیکھا۔

"میں تمہیں بتا نہیں سکتی میں تمہارے لئے کتنی خوش ہوں" حدیقہ نے اس کے کندھے کے گرد بازو لپیٹے۔

"چلو مسز بننے سے پہلے آخری سیلفی لے لو"

سیلفی لینے کے بعد آئرہ اسے لیے نیچے چل دی۔لان میں نکاح کا انتظام کیا گیا تھا آئرہ نے اسے اماں بی کے کمرے میں بٹھایا اور باہر چل دی لاؤنج کے دروازے سے نکلتے ہی وہ محب سے ٹکرائی

"میری بندیا۔۔۔"اس نے جلدی سے اپنی بندیا سیدھی کی۔

محب اسے دیکھتے ہی ٹھٹھکا وائٹ لانگ فراک کے ساتھ دوپٹہ گلے میں اوڑھے،بندیا کے ساتھ بال کھولے ہلکے سے میک اپ میں وہ محب کو ضرورت سے زیادہ اچھی لگی۔

آئرہ نے ایک نظر اسے دیکھا اور باہر چلی گئی۔

جمیل احمد اور ثمینہ جمیل مصعب کے کمرے میں تھے مصعب نے خود کو ایک نظر آئینے میں دیکھا سفید قمیض شلوار کے اوپر بلیک واسکٹ پہنے بالوں کو جیل سے سیٹ کیے وہ کسی شہزادے سے کم نہیں لگ رہا تھا اور پھر ان دونوں کی طرف مڑا۔

"دلہا تیار ہے چلیں نیچے۔"

"بیٹا آپ کو کچھ زیادہ جلدی نہیں ہے۔" جمیل احمد سے چھیڑا پھر دونوں سے پیار لے کر وہ تیز قدموں سے چلتے ہوا لان میں آیا مگر یہ کیا دلہن کا تو کوئی نام و نشان ہی نہیں اس نے نظریں گھمائیں پھر وہ چلتا ہوا آئرہ کے پاس آیا جو فوٹو گرافر کو ہدایات دے رہی تھی۔

"آئرہ بات سنو۔" مصعب اسے لیے سائیڈ پر چلا آیا

"جاؤ نہ جا کر حدیقہ کو باہر لاؤ" آئرہ کی شرارتی رگ پھڑکی۔

"ہونے والے بہنوئی صاحب جہاں اتنا انتظار کیا ہے وہاں تھوڑا اور سہی۔" مصعب کا چہرہ اترا۔

"اچھا اب اتنی اداس شکل نہ بنائیں مصعب بھائی اماں بی کے کمرے میں ہے بس کچھ دیر میں آتی ہے باہر۔"

"مولوی صاحب بھی آگئے ہیں۔" مصعب نے گیٹ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"اچھا میں لے کر آتی ہوں اپنی سہیلی کو۔" آئزہ ہنستے ہوئے حدیقہ کو لینے اندر چلی گئی۔

"اماں بی بابا کو کال کریں نہ کب تک آئیں گے۔"

حدیقہ نے کوئی چوتھی بار اماں بی سے کہا وہ جو اس پر کچھ پڑھ کر پھونک رہی تھی اسے انگلی کی اشارے سے خاموش ہونے کا کہا۔ "محب فریحہ کو لینے گیا ہے آصف اور فاطمہ کا نہیں پتا آئیں گے یا نہیں۔" انھوں نے افسردگی سے کہا حدیقہ کا دل چاہا وہ اس منظر سے غائب ہو جائے

"بابا آج بھی۔۔۔"اس نے کرب سے سوچا اس سے پہلے کہ وہ باقاعدہ رونا شروع ہو جاتی آئزہ چلی آئی۔

"دلہے میاں سے انتظار نہیں ہو رہا تو دلہن جی آپ چلیں باہر۔"

اماں بی اور آئزہ کے ساتھ وہ چلتی ہوئی باہر آئی۔ مصعب اسے آتے دیکھ فوراً اٹھ کھڑا ہوا دونوں کو ایک دوسرے کے آمنے سامنے بیٹھایا گیا اور درمیان میں پھولوں کی جالی تھی حدیقہ کی نظریں دروازے پر تھی اور مصعب کی اس پر۔

فریحہ کو آتے دیکھ وہ بے ساختہ اٹھی اور جا کر اس کے گلے سے لگی۔

"کب سے انتظار کر رہی تھی۔"

فریحہ نے اس کے چہرے پر پیار کیا۔

"بہت پیاری لگ رہی ہو۔"

"بابا آئیں گے نا۔" حدیقہ نے امید بھری نظروں سے فریحہ کو دیکھا فریحہ کے نظریں چرانے پر حدیقہ اٹھ کر واپس آئی اور مصعب کے سامنے بیٹھ گئی۔ جمیل احمد نے مولوی صاحب کو نکاح پڑھانے کا کہا ثمینہ کمال نے لال رنگ کا دوپٹہ اوڑھا کر حدیقہ کا لگھونگھٹ نکالا۔ ایجاب و قبول کے بعد سب باری باری مصعب اور حدیقہ سے مل رہے تھے۔

"اب آپ دونوں بھی ایک دوسرے سے بھی مل لیں۔" محب نے مصعب کو حدیقہ کے پاس بھیجا۔ جالی کو پیچھے کرتے مصعب اس کے پاس کھڑا ہوا اور اسے دونوں ہاتھوں سے پکڑ کر کھڑا کیا۔ مصعب نے لرزتے ہاتھوں سے گھونگھٹ پیچھے کیا اور پورے حق سے اس کے ماتھے پر اپنے پیار کی پہلی مہر لگائی۔

"نکاح مبارک بیگم۔"

"تمہیں بھی۔" حدیقہ نے مسکراتی ہوئی آنکھوں سے اسے دیکھا پھر اس ساتھ لیے اسٹیج پر آ کر بیٹھا تبھی آصف کمال اور فاطمہ سلیم آئے اور ان دونوں سے آ کر ملے۔ آصف کمال نے حدیقہ کے سر پر دلاسہ دیا اور مصعب سے گلے ملے فاطمہ سلیم نے دونوں کو گلدستہ پکڑایا۔

"مجھے نہیں معلوم تھا کہ تم دلہن بن کر خاموش ہوگی۔"

مصعب نے اس کی خاموشی پر چوٹ کی۔

"مجھے ابھی تک یقین نہیں آ رہا۔" حدیقہ کے کہنے پر مصعب ہلکا سا ہنسا۔اس نے حدیقہ کا ہاتھ پکڑا۔

"مسز مصعب جمیل یقین کر لو کہ میں ہمیشہ کے لئے تمہارا ہاتھ تھام چکا ہوں۔"

"جب میرے ہاتھوں میں جھریاں پڑ جائیں گی تب بھی میرا ہاتھ ایسے ہی تھاما کرو گے۔"

حدیقہ کے پوچھنے پر مصعب نے مسکراتے ہوئے سر ہلایا۔

"ویسے تمہارا وہ دوست نہیں آیا؟" حدیقہ نے چاروں اطراف میں دیکھتے ہوئے کہا۔

Clubb of Quality Content!

"اس کی ماما بیمار ہیں۔"

"ویسے تم نے رشتے والی بات پوچھی تھی اس سے۔" حدیقہ کو ایک دم یاد آیا۔

"ہاں مگر اسے تو ایسا کچھ ماموں نے کہا ہی نہیں۔"

"اس نے کہا اور تم نے مان لیا۔" حدیقہ طنز سے بولی۔

چلو پکچرز بنوائیں مصعب نے اس کا دھیان ہٹایا۔

نکاح کی تقریب ختم ہوتے ہی مصعب نے اپنے جانے کی تیاری پکڑی۔ سب سے مل کر وہ حدیقہ کے کمرے میں آیا جو نکاح کے جوڑے میں بالکنی میں کھڑی تھی جبکہ مصعب وردی میں ملبوس تھا۔ مصعب بھی اس کے ساتھ آ کر کھڑا۔

"اداس ہو۔"

مصعب نے نظریں اس کے چہرے پر ٹکائی۔ حدیقہ نے محض سر ہلانے پر اکتفا کیا۔

مصعب نے اس کے چہرے کا رخ اپنی طرف کیا۔

"ایسے رخصت کروگی اپنے نئے نویلے شوہر کو۔" مصعب نے مصنوعی خفگی سے کہا۔

"اور جو خود اپنی نئی نویلی بیوی کو چھوڑ کر جا رہے ہو۔" حدیقہ کہاں پیچھے رہنے والی تھی۔

" آجاؤں گا جلدی۔" مصعب نے اسے اپنے کندھے سے لگایا۔

" مجھے انتظار رہے گا۔" حدیقہ نے پرامید نظروں سے اسے دیکھا۔ مصعب کے کمرے سے نکل جانے کے بعد بھی وہ وہی کھڑی رہی۔ مصعب گیٹ سے نکلنے سے پہلے دوبارہ سب سے ملا اور مصعب کے گیٹ سے نکلنے سے پہلے اس کی حدیقہ کے کمرے کی بالکنی پر نظر پڑی۔ حدیقہ کو دیکھتے اس نے ہاتھ ہلایا جواباً حدیقہ نے بھی بھیگی آنکھوں سے ہاتھ ہلایا۔

★★★

وہ لان میں واک کر رہی تھی کہ میرب فون اٹھائے اس کے پاس چلی آئی۔

"یہ لیں بھائی کی کال ہے۔" اس نے فون کان سے لگایا۔

"ہیلو کیسی ہو۔"

"ٹھیک تم کیسے ہو۔ کہاں پہنچے۔"

"میں بھی ٹھیک ہوں بس تھوڑا سا سفر رہ گیا ہے۔

کیا ہوا خاموش کیوں ہو گئی۔"

"کچھ نہیں۔"

"اچھا کیا کر رہی تھی۔"

"واک کر رہی ہوں۔"

"تو مطلب میڈم کا موڈ آف ہے تبھی واک کر رہی ہیں۔"

"کنو کیشن سر منی ہے میری اگلے ہفتے۔"

"تو اس میں اداس ہونے والی کیا بات ہے حدیقہ۔"

"بابا نے ساتھ جانے سے منع کر دیا ہے فریحہ جانا نہیں چاہتی اور تم یہاں ہو ہی نہیں۔ جاؤں تو کس کے ساتھ جاؤں۔ میرا تو جانے کا ہی دل نہیں کر رہا۔"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"حدیقہ تم جاؤ گی ٹھیک ہے نہ۔"

"ہاں تم تو یہی کہو گے نا۔کوئی ہو گا ہی نہیں مجھے سپورٹ کرنے کے لیے۔"

"میں ہوں نہ تمہیں سپورٹ کرنے کے لیے بیگم جی۔"اس نے آخر میں شوخی سے کہا۔

"شوہر جی تو کیسے سپورٹ کریں گے مجھے آپ وزیرستان کے پہاڑوں سے۔"

"آ تو نہیں نہ سکتا لیکن میں ہمیشہ تمہارے دل کے پاس ہوں۔"اس کے لہجے میں محبت ہی محبت تھی۔

"دل کے پاس ہونا کافی نہیں ہوتا۔۔۔کبھی کبھی انسان کو کندھے کی ضرورت بھی ہوتی ہے۔"

مصعب لمحہ بھر کو خاموش ہوا۔

"جانتا ہوں۔۔۔اور یہ بھی جانتا ہوں کہ تمہیں اس وقت میری سب سے زیادہ ضرورت ہے۔ لیکن کیا کروں۔"

"کاش تم ہوتے۔" حدیقہ کی آواز مدھم ہوئی۔

"وہ تو ابھی ممکن نہیں لیکن وعدہ ہے جس دن آؤں گا ڈبل سیلیبریشن کریں گے۔"

"ڈبل کس لیے۔"

"ایک تمہارے ڈاکٹر بننے کی دوسرا میری بیگم بننے کی۔"

حدیقہ کھلکھلائی۔

"وعدہ نہیں کرو وعدے اگر ٹوٹ جائیں تو بہت دکھ ہوتا ہے۔ مجھے یقین ہے کہ تم جلد ہی آ جاؤ گے۔"

"ٹھیک ہے حدیقہ میں پہنچنے والا ہوں سگنل ہوئے تو تب ہی بات ہو سکے گی"

"ٹھیک ہے۔"

کال بند ہو گئی۔

وہ جو تو بات کرتے کرتے بیٹھ گئی تھی دوبارہ سے واک کرنے لگی۔

Clubb of Quality Content!

★★★

"انکل میں ایک بات سوچ رہا تھا۔" اس کی آواز نے کمرے کی خاموشی توڑی۔

"کہو اگر حدیقہ کو پتا چل گیا تو۔"

سامنے بیٹھے وجود کے فائل پر چلتے ہاتھ تھمے۔

"پہلی بات اسے کبھی بھی پتا نہیں چلے گا اور اگر پتا چل بھی جاتا ہے تو زیادہ سے زیادہ وہ کیا ہی کرے گی روئے گی شور مچائے گی اور خاموش ہو جائے گی میں اسے اچھے سے جانتا ہوں اپنی ماں کا عکس ہے۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

★★★

مصعب کو گئے دو مہینے ہو چکے تھے ایک ہفتے سے اس کی مصعب سے بات نہیں ہوئی تھی ابھی بھی وہ مصعب کا نمبر ملا رہی تھی

"بھابھی کس کو کال کر رہی۔" میرب نے آ کر پوچھا۔

"مصعب کو۔" اس کے چہرے پر فکر مندی تھی۔

"ادھر سگنلز ہی نہیں ہیں کیسے ہو گی بات۔" میرب کی بات پر اس کا چہرہ اترا۔

"ہاں جب ہونگے وہ خود ہی کال کر لے گا۔" اس نے جیسے خود کو تسلی دی۔

"اچھا پاستہ کیسا بنا ہے یہ بتاؤ۔" حدیقہ نے موضوع بدلا۔

★★★

رونے کی آواز سے اس کی آنکھ کھلی ہاتھ مار کر اس نے فون اٹھایا اور ٹائم دیکھا صبح کے دس بج رہے تھے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اف مصعب نے بھی آج آنا تھا۔

وہ اٹھ کر بیٹھ گئی بال باندھ کر باہر نکلی کہ دیکھے کون رو رہا ہے سیڑھیاں اتر کر نیچے آئی تو لاؤنج کے دروازے پر نظر پڑی جہاں میرب فرش پر بیٹھی زار و قطار رو رہی تھی۔

میرب کیا ہوا ہے اس طرح کیوں رو رہی ہو۔

حدیقہ گھبرا کر دوڑتی ہوئی آئی اور اس کے سامنے بیٹھ گئی مگر میرب نے کوئی جواب نہیں دیا۔

"میرب بتاؤ بھی کیا ہوا ہے۔۔۔ محب نے کچھ کہا ہے؟"

پھوپھو اور اماں بی وہاں آ گئیں تھیں۔ حدیقہ کی انکے سفید چہروں پر نظر ہی نہیں پڑھی

"وہ گھر نہیں ہے۔" میرب بھرائی ہوئی آواز میں بولی۔

"صبح صبح خیریت ہے نا؟"

"نہیں۔" وہ پھر رونے لگ گئی۔

میرب پلیز بتاؤ کیا ہوا ہے ورنہ میں مصعب کو کال کر کہ بلاتی ہوں۔

"بھائی۔"

میرب کے منہ سے نکلا اور وہ ہچکیاں لے کر رونے لگی۔ اس سے پہلے کہ حدیقہ اس سے پھر پوچھتی گیٹ کھلنے کی آواز پر وہ باہر آئی محب بڑا گیٹ کھول رہا تھا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

یہ بڑا گیٹ کیوں کھول رہا ہے۔ حدیقہ بڑبڑائی ایمبولنس کو اندر آتے دیکھ حدیقہ کا سانس تھما۔

"محب اس میں کون ہے۔"

حدیقہ کے پوچھنے پر محب نے نم آنکھوں سے اسے دیکھا اور خاموش رہا حدیقہ چلتی ہوئی آئی اور محب کے پاس رک گئی۔

"محب کون ہے ایمبولنس میں؟"

"آپ سائیڈ پر ہو جائیں آفیسر ز آرہے ہیں۔"

محب کے کہنے پر حدیقہ دروازے کے پاس سے ہٹ گئی۔ اس کے ساتھ ہی دس بارہ آفیسر ز آرمی کے یونیفارم میں اندر آئے۔ محب نے بھیگی آنکھوں سے ایمبولنس کا دروازہ کھولا اور آفیسر ز نے آگے بڑھ کر جھنڈے میں لپٹے ہوئے کو فن کو باہر نکالا حدیقہ کے پیروں کے نیچے سے زمین نکلی اور سر پر آسمان آگرا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ایسا نہیں ہو سکتا اس کو اپنی ہی آواز کہیں کھائی سے آتی ہوئی سنائی دی۔

"مصعب" اس نے کہنا چاہا لیکن اس کے حلق سے آواز نہیں نکلی۔

آفیسرز نے کوفن کو جا کر لاؤنج میں رکھا اور ان میں سے ایک سینئر آفیسر نے مصعب کی ٹوپی اور میڈل ثمینہ کمال کے سامنے رکھا جو انھوں نے لرزتے ہاتھوں سے تھاما۔

آہستہ آہستہ لوگ آنا شروع ہوئے تو آئرہ اور محب اماں بی اور ثمینہ کمال کو اندر لے گئے اور حدیقہ لان میں اکیلی رہ گئی۔

وہ سن ہوتے دماغ کے ساتھ وہیں گھاس پر ہی بیٹھ گئی۔ مصعب اس نے بولنے کی کوشش کی پر ناکام رہی۔ اس نے پھر رونے کی کوشش مگر ایک آنسو تک اس کی آنکھ سے نہیں بہہ سکا۔

آئرہ آ کر اسے اندر لے گئی حدیقہ کونے میں دیوار کے ساتھ لگ کر بیٹھ گئی اور خالی آنکھوں سے کوفن کو دیکھنے لگی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

قسمت نے اس کے ساتھ کیسا کھیل کھیلا تھا وہ تو مصعب کے سہارے پر تھی بچپن سے اس کے ہر خوشی اور اداسی کے لمحے میں وہ ہمیشہ اس کے ساتھ کھڑا رہا تھا اس کے دل اور دماغ ماننے سے انکاری تھے کہ مصعب اسے چھوڑ کر جا چکا ہے ہمیشہ ہمیشہ کے لیے وہ اب نہ اس کی آواز سن سکتی ہے اور نہ ہی اسے دیکھ سکتی ہے

کچھ دیر بعد آصف کمال، فریحہ اور فاطمہ کے ساتھ آئے۔

اماں بی، آصف کمال کو دیکھتے ہی اُن کے گلے لگ گئیں اور زار و قطار رونے لگیں۔

فاطمہ آصف، فریحہ کو لے کر حدیقہ کے پاس آئیں۔

فریحہ نے ویل چیئر سے ہاتھ بڑھا کر حدیقہ کے سر پر رکھا۔

تو حدیقہ نے سر اُٹھا کر اپنی بہن کو دیکھا اور لمحے بھر میں اُس سے لپٹ گئی۔

ان دونوں کو دیکھ کر آرٔہ کی امی نے پاس بیٹھی عورت سے آہستہ سے کہا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"بھئی، بہت ہی منحوس ہیں یہ دونوں بہنیں۔ پیدا ہوئیں تو ماں چل بسی اور شادی ہوئی تو شوہر۔"

"ہائے! دوسری بہن کا بھی شوہر؟" اُس عورت نے حیرت سے پوچھا۔

"ہاں، شادی کے سال بعد ایکسیڈنٹ ہوا تو کومہ میں چلا گیا۔"

آئزہ نے آکر اپنی ماں کو خاموش کروادیا۔

ثمینہ کمال اور جمیل احمد تو کچھ ہی لمحوں میں بوڑھے ہوگئے تھے

آئزہ کی نظر محب پر پڑھی جو آنسوں ضبط کرنے کی پوری کوشش کر رہا تھا

جنازے کے وقت پر محب، درید، بلال اور آصف کمال کو فن اٹھانے آئے تو حدیقہ اٹھ کر آگے آئی۔

۔حدیقہ نے کوفن کے اوپر سے مصعب کے چہرے پر ہاتھ پھیرا

"مصعب تم نے تو کہا تھا تم ہمیشہ میرے ساتھ رہو گے۔ تم نے وعدہ کیا تھا نا۔"

اس سے پہلے کے اس کا ضبط ٹوٹتا

آئرہ نے آکر اسے کندھوں سے تھاما۔

دوپہر تین بجے، کیپٹن مصعب جمیل کو پورے فوجی اعزاز کے ساتھ سپردِ خاک کر دیا گیا۔

★★★

مصعب کو گزرے ایک مہینہ ہو گیا تھا سب کے زندگی جیسے رک سی گئی تھی خاص طور پر حدیقہ کی

"بھابھی۔" محب کی آواز پر اُس نے رُخ موڑ کر اُسے دیکھا، جو دروازے پر کھڑا تھا مگر زبان سے کچھ نہ کہا محب آگے بڑھا اور اُسے ایک ڈبّا تھمادیا۔ حدیقہ نے اُسے سوالیہ نظروں سے دیکھا۔

"بلال بھائی آئے ہیں یہ لے کر۔۔۔یہ۔۔۔ بھائی نے آپ کے لیے رکھوایا تھا ان کے پاس۔"

اُس نے لرزتے ہاتھوں سے ڈبّا تھاما، جو سیاہ کاغذ میں لپٹا ہوا تھا۔ لرزتے ہاتھوں سے ہی اُس نے ڈبّا کھولا، اور اندر سے جو چیز نکلی، اُسے چونکا گئی۔ وہ نیلے رنگ کی یو ایس بی تھی۔

★★★

حدیقہ جونہی ڈرائینگ روم میں آئی کیپٹن بلال فورًا صوفہ سے اٹھ کھڑا ہوا اور سلام کیا۔

حدیقہ نے سر ہلایا اور بلال کے سامنے بیٹھ گئی۔

"کیا ہے اس یو ایس بی میں اور مصعب نے یہ آپ کے پاس کیوں رکھوائی؟"

ایک مہینے بعد آخر کار حدیقہ کے لبوں نے خاموشی کا قفل توڑا۔

"اس کے لیے تو آپ کو اسے دیکھنا پڑے گا۔" بلال نے سنجیدگی سے کہا۔

"لیکن پھر بھی۔۔۔"

"جس نے مصعب کو مارا ہے، وہ اسی ویڈیو میں موجود ہے۔"

Clubb of Quality Content

"ایسا کیسے ہو سکتا ہے؟ کیا آپ لوگ مشن کے دوران دہشتگردوں کی ویڈیوز بناتے رہتے ہیں؟" حدیقہ کی پیشانی شکن آلود ہوئی۔

"مصعب کو مشن کے دوران تو نہیں مارا گیا۔"

بلال نے محب اور حدیقہ کے سر پر بمب پھوڑا۔

"لیکن بھائی تو وزیرستان تھے نا اور ان کو فوجی اعزاز کے ساتھ دفنایا ہے تو پھر۔۔۔" محب نے بے چینی سے کہا۔

بلال نے گہرا سانس لیا تین ستمبر کو مصعب وزیرستان سے واپس آ گیا تھا اور اسی دن اس کا ایکسیڈنٹ ہوا وہ آن ڈیوٹی تھا اسی لیے اس کی تدفین پورے فوجی اعزاز کے ساتھ کی گئی۔"

"تو اس کا ایکسیڈنٹ ہوا ہے نا" حدیقہ کے کہنے پر بلال نے چہرہ پر ہاتھ پھیرا کیسے بتائے گا وہ انھیں کڑوا سچ جس کو بتانے کے لیے وہ خود کو ایک مہینے سے تیار کر رہا تھا۔

"مصعب کو ایکسیڈنٹ سے پہلے کسی نے کندھے پر گولی ماری تھی۔" بلال نے بالآخر اپنے سینے کا بوجھ محب اور حدیقہ پر ڈال دیا۔

"اور ایکسیڈنٹ؟" محب کی صدمے سے بھری آواز نے کمرے کی خاموشی کو توڑ دیا۔

"یقیناً یہ بھی اُسی شخص نے کیا ہے جس نے گولی ماری۔"

بلال کی نظریں محب کے چہرے پر گئیں، جو اپنے آنسو ضبط کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔

حدیقہ کی کیفیت بھی محب سے کچھ مختلف نہ تھی۔

"اگر مصعب کو ایکسیڈنٹ سے ہی مارنا تھا تو کندھے پر گولی مارنے کا مقصد کیا تھا؟" حدیقہ نے سوال کیا۔

محب نے سر اٹھایا۔ "یا تو قاتل کا نشانہ چوک گیا ہو، یا پھر اس نے صرف گولی ماری ہو اور ایکسیڈنٹ خود بخود ہو گیا ہو"۔

Clubb of Quality Content

"آپ اتنے پُر یقین کیسے ہیں بلال بھائی کہ یہ قتل ہے۔"

"اس کی وجہ سے۔" محب کے سوال پر بلال نے میز سے یو ایس بی اٹھائی۔

محب نے اسے لیپ ٹاپ لا کر دیا کپکپاتے ہاتھوں سے دیا۔ اس نے یو ایس بی لیپ ٹاپ پر لگائی۔ اسکرین پر مصعب کا چہرہ ابرتے ہی اس کی آنکھیں برس پڑی۔

"مصعب نے یہ ویڈیو وزیرستان میں بنائی تھی۔" بلال بولا۔

اس نے پلے کا بٹن دبایا۔

"حدیقہ کیسی ہو؟" مصعب کے چہرے پر اس کا نام لیتے ہوئے مسکراہٹ تھی۔

"یقیناً مجھے یاد کر رہی ہو گی بس یہاں سے آتے ہی ہم اچھی سی سیلیبریشن کریں گے نکاح اور تمہاری گریجویشن کی تم سوچ رہی ہو گی کہ میں یہ سب باتیں تم سے فون پر بھی کر سکتا تھا لیکن جو کچھ میں تمہیں بتانے جا رہا ہوں وہ سب تمہارے سامنے کہنے کی ہمت نہیں تھی مجھ میں اس لیے یہ ویڈیو ریکارڈ کر رہا ہوں۔ میں نے تمہیں بتایا تھا کہ کرنل خالد کے بھانجے کا

آصف ماموں کے ہاسپیٹل میں علاج ہوا تھا اور اس کی ڈیتھ ہو گئی اور تم یہ بھی جانتی ہو کہ ماموں کے ہاسپیٹل پر پہلے بھی مریضوں کے موت پر کیسز ہوئے ہیں اور ایک تو بابا نے لیا تھا ثبوت تو کوئی سامنے نہیں آیا لیکن ماموں نے قطع تعلقی ضرور کر لی تھی ہمارے ساتھ۔"

وہ ایک پل کو رکا اور اس نے پانی کی بوتل منہ سے لگائی حدیقہ کو ایسا لگ رہا تھا جیسے مصعب حقیقت میں اس کے سامنے بیٹھا ہوا ہے۔

"اور مجھے کچھ دن پہلے پتا چلا ہے کہ درید۔۔۔ میرا دوست بلکہ یوں کہنا چاہیے سول انجینئر درید حسن صاحب ہاسپیٹل سے پارٹنر شپ کے پیچھے ان لوگوں کے ساتھ مل گئے جو لوگوں کو موت کے منہ میں ڈال رہے ہیں اس لیے اب مجھے اشاروں کنایوں میں دھمکیاں موصول ہو رہی ہیں اور جو یہ سب کر رہا ہے وہ کوئی اور نہیں بلکہ میرے بچپن کا دوست ہے۔"

حدیقہ نے مصعب کے لہجے میں تکلیف واضح محسوس کی۔

"مجھے ایسا لگ رہا ہے یہ لوگ مجھے جان سے بھی مار سکتے ہیں اس لیے میں چاہتا ہوں تم ان لوگوں کو بے نقاب کرنے میں میری مدد کرو بلکہ وعدہ کرو تم میری بات مانو گی۔"

مصعب کے لہجے میں مان تھا،اعتبار تھا،چاہت تھی۔

حدیقہ نے لیپ ٹاپ کی اسکرین نیچے کر دی۔

"تو کیا درید بھائی نے بھائی ی کو۔۔۔۔"محب کے چہرے پر بے یقینی تھی بلال نے ایک نظر دونوں کو دیکھا۔

"ہو سکتا ہے۔"حدیقہ نے اپنا چہرے سے آنسو صاف کئے۔

"میں مصعب کا مان قائم رکھنا چاہتی ہوں میرا وعدہ ہے جب تک ان لوگوں کو بے نقاب نہ کر دوں چین سے نہیں بیٹھوں گی۔"

★★★

ہیل کی ٹک ٹک کی آواز پر برتنوں کی آواز تھمی۔سب نے دروازے کی سمت دیکھا جہاں سے حدیقہ اپنی ہی دھن میں چلتی ہوئی آرہی تھی اس نے اپنا وائٹ کورٹ کرسی پر لٹکایا اور ہینڈ بیگ میز پر رکھ کر بیٹھی۔

"پھوپھو میں صرف چائے پیوں گی۔"ثمینہ کمال نے کچھ دیر بعد چائے کی پیالی اس کے سامنے رکھی۔

"میں کیا عجوبہ لگ رہی ہوں جو آپ سب مجھے گھور گھور کر دیکھ رہے ہیں۔"اس نے چائے کی پیالی رکھ کر سب کو دیکھا۔

"بیٹا ہم تو خوش ہیں کہ آپ کمرے سے باہر نکلی ہو۔"جمیل احمد نے ہاتھ بڑھا کر اسے دلاسا دیا اور باہر نکل گئے ان کے پیچھے میرب اور محب بھی نکل گئے۔حدیقہ نے ثمینہ کمال کو آواز دی۔"کیا ہوا۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

حدیقہ نے اماں بی کی طرف اشارہ کیا جو اس کے سامنے بیٹھی تھیں۔

"یہ کیوں مجھے اتنا گھور رہی ہیں؟"ثمینہ کمال کے بولنے سے پہلے ہی اماں بی بول پڑی۔

"ٹھیک ہوا تم نارمل روٹین میں واپس آگئی ہو بیٹا لیکن اتنا شوخ رنگ پہننے کی کیا ضرورت تھی۔"

"کیوں نہیں تھی ضرورت؟"

"کیونکہ تم ایک بیوہ ہو بیٹا۔" یہ لفظ تیر کی طرح اس کے دل میں جا کر لگا۔

"اماں بی ہمارا صرف نکاح ہوا تھا۔"

"لیکن تم اسکی بیوہ ہو۔"

حدیقہ نے پانی کا گلاس اٹھایا اور ایک ہی سانس میں سارا پانی پی گئی۔

"اماں لال رنگ تو نہیں ہے پینک ہے۔" ثمینہ کمال نے مداخلت کی۔

"جو بھی رنگ ہے لوگ کیا کہیں گے۔"

"جو بھی کہیں آپ سنتی رہئیے گا کیونکہ میں تو ہاسپیٹل جا رہی ہوں۔"

حدیقہ نے وائٹ کورٹ اور بیگ اٹھایا اور باہر آ گئی۔

لاؤنج کے شیشے کے سامنے سے گزرتے ہوئے وہ رکی اور اپنی آپ پر ایک نظر ڈالی۔ اس نے پینک فراک کے ساتھ وائٹ کیپری اور وائٹ دوپٹا پہنا ہوا تھا۔ فراک گھٹنوں تک تھا

اور اس کے ساتھ وائٹ ہیلز، بال پونی ٹیل میں بندھے ہوئے تھے اور کانوں میں وائٹ ٹاپس وہ بائیں ہاتھ کی تیسری انگلی میں انگھوٹھی کو گھماتی باہر کی طرف چل دی۔

کانوں میں ابھی بھی اماں بی بولا ہوا لفظ گونج رہا تھا۔

بیوہ

★★★

ہاسپیٹل کے اندر آتے ہی اس نے ریسپشن کی طرف رخ کیا۔

"ڈاکٹر حدیقہ کیسی ہیں آپ۔"

صبا اسی دیکھتی ہی فورًا کھڑی ہوئی۔

"ٹھیک ہو آپ بتائے کیسی ہیں۔"

"میں بھی ٹھیک۔"

"اچھا وہ پیشنٹ کیسا ہے۔۔۔ کیا نام تھا اسکا۔"

"واسع"

"ہاں واسع ہو گیا تھا ڈسچارج۔"

"اسکی ڈیتھ ہو گئی تھی۔"

"واٹ کیسے۔۔۔اسکو تو صرف معدے کا مسئلہ تھا۔ڈیتھ کیسے ہو گئی۔" حدیقہ کے چہرے پر بے یقینی تھی۔

"ڈاکٹر اس کو معدے کا مسئلہ نہیں تھا۔اس کے دونوں گردے فیل تھے۔"

"ایسا کیسے ہو سکتا ہے میں نے خود اس کا الٹرا ساؤنڈ چیک کیا تھا۔"

"ہو سکتا ہے آپ کو کوئی غلط فہمی۔۔۔"

"نہیں ہر گز نہیں۔۔۔اسکے سارے ٹیسٹ کروائے تھے۔۔۔خیر۔۔۔میری ڈیوٹی کس کے ساتھ ہو گی یہ بتائیں۔"

"ڈاکٹر آپ کی آج ڈیوٹی ڈاکٹر فلک کے ساتھ ہے سیکنڈ فلور او پی ڈی میں۔"

★★★

ناشتہ نہ کرنے کے سبب اس کی گیارہ بجے ہمت جواب دے ہو گئی تو وہ ہاسپٹل کے کیفے میں چلی آئی۔ اپنا آرڈر لے کر وہ بیٹھنے ہی لگی تھی کہ درید حسن آ گیا۔

"کیا میں آپ کو جوائن کر سکتا ہوں۔"

حدیقہ کے سر ہلانے پر وہ اس کے سامنے والی کرسی پر بیٹھ گیا۔

"گڈ ٹو سی یو بیک ایک انسان کے چلے جانے سے زندگی نہیں رکتی۔"

"ہاں زندگی نہیں رکتی بس انسان رک جاتا ہے۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

درید کے چہرے پر سایا سا لہرایا اور اس نے اپنی ساری توجہ چائے کی طرف کر لی۔

"آپ کا پروجیکٹ کمپلیٹ نہیں ہوا ابھی تک؟" کچھ دیر بعد حدیقہ نے پوچھا۔

"نہیں بس آخری مراحل میں ہے۔"

"مجھے آپ سے ایک بات پوچھنا تھی۔ مصعب سے متعلق۔" حدیقہ نے ہمت جمع کرتے ہوئے کہا۔

"جی پوچھیں۔"

"آپ کی مصعب سے آخری بار بات کب ہوئی تھی۔"

"تین ستمبر"

"کیا بات ہوئی تھی۔"

"آپ کو سرپرائز دینا چاہ رہا تھا وہی بتا رہا تھا۔"

حدیقہ نے نامحسوس انداز میں اپنے کپکپاتے ہاتھوں کو دوپٹے کے نیچے چھپایا۔

★★★

آئرہ کافی دیر سے اسے سمجھانے کی کوشش کر رہی تھی، مگر نتیجہ بے سود رہا۔

"حدیقہ تم کسی کے دل سے کھیلنے جا رہی ہو۔ یہ نہ ہو کہ آخر میں تمہیں پچھتانا پڑے" آئرہ نے ایک بار پھر اسے روکنے کی کوشش کی۔

حدیقہ کا چہرہ سپاٹ تھا، لیکن اس کی بھوری آنکھوں میں چنگاریاں بھڑک رہی تھیں۔

"بات اب پچھتاوے سے آگے بڑھ چکی ہے۔"

"اب بس کھیل کھیلنا باقی ہے۔ بالکل ویسے ہی جیسے مصعب کے ساتھ کھیلا گیا تھا۔ محبت کی اس چنگاری سے دیکھنا میں کیسے آگ لگاتی ہوں۔"

"اور اگر تم خود اسی آگ میں جل کر راکھ ہو گئی تو؟"

آئرہ نے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا۔

حدیقہ خاموش رہی۔

★★★

۳ ستمبر

"چل ٹھیک ہے پھر میں چلتا ہوں۔"

رپورٹنگ کرنے کے بعد وہ دونوں جے ایچ کیو ہیڈ کوارٹر سے باہر نکلے۔

بلال کے کہنے پر مصعب ایک دم آگے بڑھا اور اسے گلے سے لگالیا بلال ہنس پڑا۔

"خیریت ہے نا مشن سے ہو کر آئے ہیں تو تم ایسے مل رہے ہو پہلے ملنا نہ تھا۔" مصعب بھی

مسکرایا۔

بلال کو خداحافظ کہہ کر اس نے درید کو کال ملائی۔

"ہاں کدھر پہنچا۔"

"اچھا۔"

کچھ دیر بعد درید اپنی بلیک پراڈو میں اس کے سامنے تھا۔ آج درید اس سے ملنے کے لیے

گاڑی سے نہیں اترا مصعب نے بیٹھتے ہی اس سے ہاتھ ملایا۔

"کیسا ہے۔"

"بس آج کل کچھ ٹھیک نہیں۔" مصعب کا لہجہ تھکن زدہ تھا۔

"بس جن پر اندھا اعتبار تھا انھوں نے ہی بے اعتبار کر دیا۔"

درید کے چہرے پر سایا سا لہرایا۔

"یہ تو اس لمبے راستے سے کیوں جا رہا ہے۔"

"بات کرنی ہے۔" درید نے تھوڑا آگے جا کر ایک سنسان سڑک پر گاڑی روکی۔

درید کے ساتھ مصعب بھی باہر نکلا۔

"کہو کیا کہنا ہے؟" مصعب نے اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالی۔

درید نے نظریں چرائی۔

"کیا کرتے پھر رہے تو آج کل۔"

"وزیرستان سے ہو کر آیا ہوں اور کیا۔۔۔"

"کرنل خالد کے گھر کیوں جاتے رہے ہو؟" بالآخر بلی تھیلے سے باہر آ ہی گئی۔

ناولز کلب
Club of Quality Content!

"میں تمہیں جوابدہ نہیں ہوں۔" مصعب کے لہجے میں غصہ آگیا۔

"میں جانتا ہو لیکن میرے راستے میں آکر تم اچھا نہیں کر رہے۔"

"تمہارے راستے میں یا تمہارے اس باس کے راستے میں ہاں؟"

درید نے اپنی پینٹ کی جیب میں ہاتھ ڈال کر پسٹل باہر نکالی۔

مصعب کے چہرے پر کرب اترا کیا یہ وقت بھی آنا تھا۔

"اور میرے باس نے مجھے آج تمہیں مارنے کا حکم دیا ہے مصعب جمیل۔"

درید نے پتھریلے لہجے میں کہہ کر مصعب پر پسٹل تانی۔

"چلاؤ گولی میں بھی تو دیکھوں دوست جب گولی مارتا ہے تو کیسا درد ہوتا ہے۔"

درید کے ہاتھ لرزے۔

"میں مجبور ہوں۔" مصعب نے ہاتھ کے اشارے سے اسے روکا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"کوئی بھی انسان کتنا بھی مجبور کیوں نہ ہوں دوست پر بندوق نہیں تانتا لیکن اگر وہ تان لے تو وہ دوست کی شکل میں منافق تھا تم بھی منافق ہو درید حسن۔"

درید نے بندوق کا ٹریگر دبایا اور گولی جا کر مصعب کے کندھے کو لگی مصعب لڑکھڑایا۔

"میں منافق نہیں ہوں نہ ہی میں تمہیں مارنا چاہتا ہوں ورنہ کندھے پر نہیں سینے پر گولی مارتا۔" مصعب کی آنکھوں کے سامنے اپنے اور درید کے اسکول اور کالج کے مناظر گھوم رہے تھے۔

اس سے پہلے کے درید، مصعب کی طرف بڑھتا اس کے پیچھے سے اک دم تیز رفتار گاڑی آئی اور مصعب کو ٹکر مار کر تھوڑا آگے جا کر رکی۔

ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھے شخص نے شیشے سے جھانک کر درید کو دیکھا درید اس شخص کو وہاں دیکھ کر بے یقین تھا۔ اس گاڑی کے جاتے ہی درید مصعب کی طرف بھاگا مصعب کی آنکھیں بند ہو رہی تھیں اور اسے صرف حدیقہ کا خیال آرہا تھا۔ درید نے اس کے سر کو اپنی گود میں رکھا۔ مصعب کا سر ایک طرف کو لڑھکا۔

درید کی شرٹ مصعب کے سر سے نکلتے خون سے لال ہو چکی تھی۔

پھر اس نے کانپتے ہاتھوں سے مصعب کی نبض چیک کی جو کہ رک چکی تھی۔

"مصعب!" درید چیخا پھر اس نے مصعب کے موبائل سے بلال کا نمبر ملایا۔

★★★

"ڈاکٹر آصف آگۓ ہیں۔" اس نے صبا سے آ کر پوچھا۔

"جی آگۓ ہیں۔"

وہ جونہی ان کے کمرے میں جانے کے لیے مڑی صبا نے اسے آواز دی۔

"ڈاکٹر حدیقہ سر ابھی میٹنگ میں۔" حدیقہ کے قدم رکے اس نے رخ موڑ کے صبا کو دیکھا۔

"کس کے ساتھ۔"

ڈاکٹر حارث اور سر درید کے ساتھ۔

وہ سر ہلا کر اپنے پیشنٹ وارڈ کی جانب بڑھ گئی۔ایک گھنٹے بعد وہ واپس ڈاکٹر آصف کے کمرے کی طرف گئی اس کے دروازہ کھٹکھانے سے پہلے ہی دروازہ کھلا اور درید باہر نکلا اور اسے دیکھ کر رکا۔

ڈاکٹرز کے ساتھ انجینئرز کی میٹنگز سمجھ نہیں آتی۔

حدیقہ نے طنزیہ نظروں سے اسے دیکھا۔

"بلڈنگ کے حوالے سے میٹنگ تھی۔"

"میں نے آپ سے وضاحت نہیں مانگی۔"

"لیکن میں تو دینا چاہتا ہوں۔"

حدیقہ کی آنکھیں میں ایک پل کے لیے روشن ہوئیں۔

"فلحال تو مجھے راستہ دے دیں یہی کافی ہے۔"

درید نے سائیڈ پر ہو کر اسے راستہ دیا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

حدیقہ نے دروازہ کھٹکھایا اور اندر چلی گئی اس کے جاتے ہی درید کے تاثرات بدلے۔

"بیوقوف باپ کی بیوقوف بیٹی۔"

اس نے سرگوشی کی جو محض اس کے کانوں تک مشکل سے پہنچی تھی۔

★★★

"ہیلو بھابھی۔"

اس کا فائل پر چلتا ہاتھ تھما۔

کتنا تکلیف دہ تھا اس کے لیے اس شخص کا حوالہ جو رہا ہی نہیں۔

"ہاں بولو۔" میرب اس نے فائل بند کی۔

"وہ محب بھائی کہہ رہا میں آج لیٹ آؤں گا تو آپ کیا خود آجائیں گی؟"

"آجاؤں گی۔"

"پکانا۔"

"جی میڈم آجاؤں گی۔"

کچھ دیر بعد پیشنٹ کی فائل ڈاکٹر فلک کو دے کر وہ گھر کے لیے نکلی ڈاکٹر آصف کی گاڑی کو پارکنگ میں دیکھ کر وہ رکی۔

اس کا دل تو بہت چاہا کہ وہ آصف کمال کے ساتھ گھر جائے مگر بعض دفعہ خود کو تکلیف سے بچانے کے لیے دل کو نظر انداز کرنا پڑتا ہے۔

وہ جونہی ہاسپٹل کے گیٹ سے باہر نکلی بلیک پراڈو اس کے پاس رکی اور درید نے شیشہ نیچے کہا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"آئیں میں آپ کو ڈراپ کردوں۔"

"آپ کو راستہ لمبا پڑے گا۔"

"کوئی بات نہیں۔"

کچھ دیر سفر خاموشی سے گزرا۔

"آپ کو میوزک پسند ہے۔" درید نے بات کا آغاز کیا۔

"نہیں۔" کھڑکی سے باہر دیکھتے ہوئے اس نے جواب دیا۔

"مصعب کو بہت پسند ہے وہ اور میں تو اکثر لڑتے۔۔۔۔" وہ بات کرتے رک گئی درید نے اس کے چہرے کی جانب دیکھا اسے لگا اس کی آنکھوں میں آنسو ہیں۔

"اکثر لڑتے تھے مگر۔۔۔"

"آپ کی مصعب کے ساتھ کافی دوستی تھی۔" حدیقہ نے درید کی طرف دیکھا۔

"آپ کی بھی تو تھی درید نے اس کی طرف نہیں دیکھا۔"

"ہاں بہت اچھا دوست تھا میرا۔"

"یاد کرتے ہیں اسے آپ۔"

حدیقہ نے اس کے چہرے سے نظر نہیں ہٹائی۔

"بالکل کرتا ہو اور آپ؟"

"میں بہت کم کیوں آپ کا تو شوہر تھا۔"

"میں اس سے شادی نہیں کرنا چاہتی تھی مگر اماں بی نے کروا دی۔"

درید نے گاڑی روکی اور اس کی طرف مڑا۔

"مصعب تو کہتا تھا کہ آپ دونوں ایک دوسرے کو پسند۔۔۔۔"

حدیقہ نے اس کی بات کاٹی۔

"وہ میرا بیسٹ فرینڈ تھا لیکن شادی میں بابا کی مرضی کی کرنا چاہتی تھی۔"

Clubb of Quality Content

درید نے گاڑی سٹارٹ کی۔

"اچھا۔" درید کے چہرے پر سوچوں کی پرچھائی تھی۔

"آنٹی کیسی ہیں۔" کچھ دیر بعد حدیقہ نے سوال کیا۔

"ٹھیک ہیں بھی اور نہیں بھی۔"

"کیوں کیا ہوا۔"

"نرس کے ساتھ ان کی ابھی تک نہیں بنی وہ تو کہتی ہیں کہ فریحہ کو جا کر لے آؤ۔"

"وہ خود ویل چیئر پر ہے آنٹی کا خیال کیسے رکھے گی۔" درید نے سر ہلایا۔

"آپ لاسٹ ویک دائم بھائی کے پاس گئے ہوئے تھے کیسے ہیں اب وہ؟"

"بس آخری سرجری رہ گئی ہے ڈاکٹرز کا کہنا ہے کہ اس کے بعد وہ اپنے پاؤں پر پھر سے کھڑے ہو جائیں گے۔"

"چلیں یہ تو بہت اچھی خبر ہے آنٹی بھی ان کی ٹینشن لیتی ہوں گی نا۔"

"بہت۔"

"ایک بات کہوں۔"

"جی کہیں۔"

درید نے گاڑی بلقیس منزل کے سامنے روکی

"اگر آنٹی کے پاس میں آجایا کروں ویک اینڈ پر۔" درید کے چہرے پر واضح حیرانگی تھی۔

Clubb of Quality Content

”آر یو شیور۔"

”یس آئی ایم۔"

★★★

نا پانا تکلیف دہ ہے مگر پا کر کھو دینا اس سے کئی زیادہ تکلیف دہ ہے۔

آج اس کے اور مصعب کے نکاح کو دو مہینے ہو گئے تھے۔ مسلسل سوچوں کی وجہ سے اس کے سر میں درد ہو رہا تھا۔

وارڈ کا راؤنڈ بھی اس نے غائب دماغی سے لیا۔ ڈاکٹر سارہ جو اس کے ساتھ تھی انھوں نے اسے پکارا تو وہ چونکی۔

"ڈاکٹر حدیقہ آپ ٹھیک ہیں؟" اس نے محض سر ہلایا۔

راؤنڈ لے کر وہ کمرے کی جانب بڑھی اور دروازہ کھولتے ہی بے اختیار رک گئی درید حسن اس کا کمرے میں پہلے سے انتظار کر رہا تھا۔

اس نے خود کو کمپوز کیا۔

"آپ یہاں کیسے؟"

درید اسے دیکھتے ہی کھڑا ہوا۔

"بور ہو رہا تھا تو سوچا آپ سے گپ شپ کر لی جائے۔"

"آپ اپنے کام سے کچھ زیادہ ہی بور ہوتے ہیں۔"مسکراتے لہجے میں اس نے طنز کیا۔

"دراصل میرا کہیں اور دل لگ گیا ہے تو۔۔۔"

"ذرا سنبھل کر دل اکثر دغا دے جاتا ہے۔"حدیقہ نے کیچر اتار کر بال کھول دیے اور دراز سے آئینہ نکال کر بال درست کرنے لگے اور اسی وقت درید حسن کا دل اسے حقیقت میں دغا دے گیا اور پہلو سے فرار ہو کر حدیقہ آصف کی طرف دوڑا۔حدیقہ بال دوبارہ باندھ کر درید کی طرف متوجہ ہوئی تو اسے اپنی طرف گہری نظروں سے دیکھتے چونکی۔

"کیا ہوا؟"اس کی پکار پر وہ سنبھلا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"کچھ نہیں۔"

"چائے پیے گے آپ۔"

"نہیں میں گھر جا رہا ہوں۔" وہ فوراً اس کمرے سے باہر جانا چاہتا تھا۔

"کیا آپ مجھے گھر ڈراپ کر دیں گے۔"

"آفکورس۔" وہ اسے انکار کرنا چاہتا تھا مگر نا جانے کیسے اس کے منہ سے یہ لفظ نکلا۔

درید کے کہتے ہی وہ اپنے بیگ میں فائل ڈالنے لگی۔

Clubb of Quality Content!

★★★

"فریحہ دوپہر ہونے والی ہے اٹھ جاؤ اب۔"

حدیقہ نے پردے ہٹائے۔

فریحہ نے چادر چہرے سے ہٹا کر ٹائم دیکھا گھڑی ساڑھے بارہ بجا رہی تھی۔

"تم کب آئی۔"

"بس ابھی آئی ہوں۔"

"اچھا اٹھاؤ مجھے۔"

حدیقہ نے اسے سہارا دے کر بٹھایا۔

"تمہاری ڈاکٹر سے بات ہوئی تھی میری کل۔ وہ کہہ رہی تھی کہ تمہارے پاؤں میں ہلکی ہلکی سی موومنٹ ہوتی ہے تم نے مجھے بتایا نہیں۔"

"میرے بتانے سے پہلے ہی ڈاکٹر نے تمہیں بتا دیا۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

فریحہ کے لہجے میں اکتاہٹ تھی۔

"جس نے بھی بتایا مجھے تو سن کر بہت خوشی ہوئی چار سال بعد میری بہن پھر سے اپنے پیروں پر کھڑی ہوگی۔"

حدیقہ نے اس کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھا۔

"پھر کیا سب ٹھیک ہو جائے گا دائم میری زندگی میں واپس آجائیں گے۔"

حدیقہ کی آنکھیں نم ہوئی ی۔ "انشاءاللہ"

"نہیں ہو سکتا کچھ بھی پہلے جیسا نہ میرا بچہ واپس آسکتا ہے اور نہ ہی اب دائم کی کوئی جگہ بنتی ہے میری زندگی میں۔"

فریحہ نے اس کا ہاتھ اپنے ہاتھ سے ہٹایا۔

"کیوں نہیں ہو سکتا دائم بھائی کی آخری سرجری رہ گئی ہے اس کے بعد وہ بھی دوبارہ سے چلنے لگے گے۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"تمہیں کس نے بتایا۔"

"درید نے۔"

"اس نے ڈاؤورس پیپرز کا نہیں بتایا۔"

"کون سے ڈاؤورس پیپرز؟" حدیقہ کا دل لرزا

"جو بابا نے مجھ سے سائن کروا کر ان لوگوں کو بھجوائے تھے۔"

"کیوں سائن کیے تم نے پیپرز۔"

فریحہ نے اپنا چہرہ موڑ لیا۔ حدیقہ نے اس کے چہرے کا رخ اپنی طرف کیا۔

"بتاؤ مجھے کیوں کیے سائن؟"

فریحہ نے بھیگی آنکھوں سے اسے دیکھا۔

"کیونکہ بابا نے تمہارے اور مصعب کے نکاح کے لیے یہ شرط رکھی تھی۔"

حدیقہ نے بے یقینی سے اسے دیکھا۔

"بابا۔۔۔ایسا کیسے کر سکتے ہیں۔"

"اب تک تو امریکہ وہ پیپرز پہنچ چکے ہوں گے اور دائم سائن بھی کر چکے ہوں گے۔" فریحہ بھیگی آواز میں بولی۔

"کیا ہوتا اگر انیورسری والے دن وہ ایکسیڈنٹ نہ ہوتا اور نہ ہی ہمارے ہونے والے بچے کو کچھ ہوتا۔"

حدیقہ نے اسے اپنے گلے سے لگایا اور وہ روتی چلی گئی۔

★★★

"حدیقہ ویک اینڈ پر تو تمہاری چھٹی ہوتی ہے نا؟" ثمینہ جمیل نے اُسے اسپتال کے وقت پر تیار دیکھ کر کہا۔

"جی پھوپھو چھٹی تو ہوتی ہے لیکن ایک مریض کو دیکھنے اُس کے گھر جانا ہے۔"

ثمینہ جمیل نے سر ہلایا۔ "محب سے کہو وہ چھوڑ آئے۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"نہیں، میں نے کیب بُلالی ہے بس آنے ہی والی ہے۔"

"واپسی کب تک ہو گی؟"

"بارہ بجے سے پہلے آجاؤں گی۔"

★★★

"آپ آئی مجھے بہت اچھا لگا۔"

درید اور حدیقہ لان میں کھڑے تھے۔

حدیقہ مسکرائی۔

"مجھے بھی آنٹی سے مل کر بہت اچھا لگا۔"

"اور آنٹی کے بیٹے سے" حدیقہ کو دیکھتے آئبرو اچکائی۔

"ابھی تو کچھ نہیں کہہ سکتی۔"

اس نے اپنے بائیں ہاتھ میں پہنی انگوٹھی گھمائی

"چلیں مجھے انتظار رہے گا کچھ سننے کا۔"

"یہ نہ ہو آپ کا انتظار انتظار ہی رہ جائے۔" درید نے قہقہ لگایا۔

"دیکھتے ہیں۔"

"چلیں میں چلتی ہوں۔"

اس نے باہر کی طرف قدم بڑھائے۔

"میں ڈراپ کر دوں۔"

حدیقہ نے گردن موڑ کر درید کو دیکھا۔

"نیکی اور پوچھ پوچھ۔"

درید مسکرا کر اس کے پیچھے چل پڑا۔

★★★

وہ سب کے ساتھ لان میں بیٹھی چائے پی رہی تھی کہ اس کا فون بج اٹھا اسکرین پر درید کا نمبر جگمگا رہا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

وہ فون لے کر سائیڈ پر چلی آئی اس کے کال اٹینڈ کرتے ہی درید شروع ہو گیا۔

"کہاں ہیں آپ دو دنوں سے انتظار کر رہا ہوں آپ آئی ہی نہیں"۔

حدیقہ کے چہرے پر مسکراہٹ ابھری۔

"میری طبیعت نہیں ٹھیک تھی۔"

"کیا ہوا میں آجاؤں ملنے۔"اس نے بے تابی سے پوچھا۔

"نہیں اسکی ضرورت نہیں۔"

"کب ملے گے ہم۔"

"ملنا تو میں بھی چاہ رہی ہوں آپ سے دائم بھائی کے بارے میں بات کرنی ہے۔"

"تو پھر کل ملتے ہیں۔"

"ٹھیک ہے جگہ آپ مجھے ٹکسٹ کر دیجیے گا۔"

درید نے فون رکھا اور صوفے پر گرنے کے انداز میں بیٹھا۔

"یہ مجھے کیا ہو رہا ہے میں تو اس کو اپنے پیار کے جال میں پھنسانا چاہ رہا تھا اور اب خود ہی اس کے پیار میں پڑ رہا ہوں۔"

★★★

میوزک کی آواز پورے کیفے میں گونج رہی تھی۔ وہ ارد گرد سے بے نیاز دروازے پر نظریں جمائے بیٹھا تھا۔ تبھی وہ اسے سامنے سے آتی دکھائی دی۔ وہ بے اختیار کھڑا ہو گیا۔ پرپل شرٹ کے ساتھ بلیو جینز اور اسنیکرز پہنے وہ چلتے ہوئی آ رہی تھی۔ اس کے بال کھلے ہوئے تھے جو ہوا سے اڑ رہے تھے اور وہ انھیں بار بار اپنے ہاتھوں سے پیچھے کر رہی تھی۔ درید مبہوت ہو کر اس منظر کو دیکھتا رہا اور حدیقہ کے ٹیبل ناک کرنے پر وہ سیدھا ہوا۔

"کیسی ہیں آپ؟"

"ٹھیک ہوں۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

وہ ٹیبل پر اپنا بیگ اور فون رکھ کر بیٹھی۔

"آپ کیسے ہیں؟" حدیقہ نے اس کی آنکھوں میں دیکھا۔

"اب ٹھیک ہوں۔" حدیقہ نے سر ہلایا۔

"کیا کھائیں گی آپ؟"

"میں صرف جوس لوں گی۔"

درید نے ویٹر کو آرڈر لکھوایا۔

"بات کیا کرنی تھی بھائی سے متعلق؟؟"

"دائم بھائی نے ڈاؤورس پیپرز پر سائن کر دیے؟"درید نے الجھ کر اسے دیکھا۔

"کون سے ڈائی سوورس پیپرز؟"

"جو بابا نے آپ لوگوں کو بھجوائے تھے۔"

"اچھا وہ نہیں وہ میرے پاس ہی ہیں۔"

شکر ہے حدیقہ کا اٹکا سانس بحال ہوا۔

"اور پلیز وہ پیپرز دائم بھائی کو بھجوایے گا بھی نہیں۔۔ فریحہ اتنی مشکل سے زندگی کی طرف لوٹ رہی ہے مجھے ڈر ہے وہ پھر سے ڈپریشن میں نہ چلی جائے"

حدیقہ نے آداسی سے کہا۔

"میں بھی اپنے بھائی کو دوبارہ سے خوش دیکھنا چاہتا ہوں۔"

"کیسی طبیعت ہے اب دائم بھائی کی؟"

"اب تو کافی بہتر ہے ڈاکٹرز کہہ رہے ہیں کہ ایک دو ہفتوں میں چل پڑے گے۔"

"یہ تو بہت اچھی خبر ہے۔" درید مسکرایا۔

★★★★★

کمرے کا دروازہ کھلا اور ڈاکٹر فلک چلی آئی۔

"یہ لو بیڈ نمبر 7 کی رپورٹز۔"

"تھینک یو!"

"زیادہ فارمل نہ ہو۔"

ڈاکٹر فلک کے خفگی سے کہنے پر حدیقہ مسکرائی۔

"تمہارا دوست آج کل ہاسپٹل میں نظر نہیں آتا!"

Clubb of Quality Content

حدیقہ نے حیرت سے ڈاکٹر فلک کو دیکھا

"تمہارے علاوہ میرا ادھر کون دوست ہے؟"

"درید حسن"

حدیقہ کا دل چاہا زور زور سے قہقہے لگائے۔

"آنکھوں دیکھا بھی کبھی کبھی حقیقت نہیں ہوتا یا وہم ہوتا ہے یا پھر سراب!" ڈاکٹر فلک نے الجھ کر اسے دیکھا۔

"کیا مطلب میں سمجھی نہیں؟"

"سمجھا دوں گی جلد فکر مت کرو۔"

★★★★★

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

حدیقہ جو معمول کی طرح فرح حسن سے ملنے آئی ہوئی تھی ان کے کمرے میں بیٹھی باتیں کر رہی تھی کہ درید نے اسے میسج کر کہ باہر بلایا وہ آنٹی کو کال کا کہتی باہر آئی جہاں لاؤنج میں درید حسن کے ساتھ دائم حسن کو بیٹھے دیکھ ٹھٹھکی۔

"دائم بھائی آپ!"

اس کی صدمے میں ڈوبی آواز پر دونوں کھڑے ہوئے

"میں آپ کو ٹھیک دیکھ کر کتنی خوش ہوں بتا نہیں سکتی۔" دائم نے اسے دلاسا دیا درید کے چہرے پر بھی آج مسکراہٹ تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"تبھی آج آنٹی اتنی خوش اور درید آپ نے مجھے بتایا ہی نہیں۔"

"آپ کو بتا دیتا تو آپ نے فوراً ابھا بھی کو بتانا تھا اس لیے۔"

"کیا مطلب فریحہ سے ملے نہیں گئے ابھی تک آپ؟" حدیقہ کے پوچھنے پر دائم نے نفی میں سر ہلایا

"فریحہ جو آپ کے اور آپ کی اولاد کے غم میں ڈپریشن میں چلی گئی تھی اور آپ اس سے ملنے نہیں جاسکے!"

دائم حسن کی آنکھوں میں تکلیف ابھری۔

" کیسی ہے وہ؟"

"اب تو کافی بہتر ہے ڈاکٹرز کہہ رہے ہیں کہ کچھ ٹائم میں چل پڑے گی۔ "

"میں تو آتے ہی فریحہ سے ملنا چاہتا تھا لیکن یہ۔۔"

اس نے درید کی طرف اشارہ کیا "مجھے گھر لے آیا۔" حدیقہ نے سپاٹ چہرے سے درید کو دیکھا۔

"میں آپ کو سب بتاؤ گا اگر آپ بھابھی کو بھائی سے ملوانے لے آئیں۔ "

"فریحہ ادھر نہیں آئے گی وہ سمجھتی ہے کہ آپ ڈاؤورس پیپرز پر سائن کر چکے ہیں۔" حدیقہ کے بتانے پر دائم کے چہرے کا رنگ اڑا۔

"کون سے ڈاؤورس پیپرز میں نے کسی پیپرز سائن نہیں کیے۔"

"جانتی ہوں وہ پیپرز بابا نے بھجوائے تھے جو درید کے پاس ہیں۔" حدیقہ کے تفصیلاً بتانے پر دائم پر سکون ہوا

"ایک طریقہ ہے فریحہ سے ملنے کا!" درید اور دائم دونوں نے اسے سوالیہ نظروں سے دیکھا۔

"میں فریحہ کو گھر کے قریب پارک میں لے آؤ گی آپ اس سے مل لیجیے گا۔"

"چلو چلیں۔" دائم فوراً اٹھ کھڑا ہوا حدیقہ تو حیرت سے اسے دیکھ رہی تھی۔

"آپ کے بابا اگر ان کو پتا چل گیا تو؟" درید بولا۔

"بابا گھر نہیں ہیں ان کے دوست کے گھر آج کوئی فنکشن ہے۔" درید نے سر ہلایا۔

دائم باہر نکل گیا مگر درید آئرہ کو ہی دیکھ رہا تھا۔

"کیا ہوا؟" حدیقہ نے اسے ٹھہرے دیکھ کر پوچھا۔

"میں آپ کے بارے میں ایک بات سوچ رہا تھا"

"کیا بات ؟؟"

آپ معصوم بننے کی پوری کوشش کرتی ہیں مگر ہیں نہیں" درید اسے فریحہ کی طرح ہی سمجھ رہا تھا لیکن وہ غلط تھا۔

"آپ بھی عقلمند بننے کی پوری کوشش کرتے ہیں مگر ہیں نہیں" حدیقہ کے جوابی وار پر درید دنگ رہ گیا۔

★★★★★

"فون یوز کرنا تو خود آتی مجھے لانے کی کیا ضرورت تھی۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

فریحہ کے کہنے پر حدیقہ جو دائم کو میسج کر رہی تھی اس نے فون رکھا۔

"تمہارے لیے ایک سرپرائز ہے۔"

فریحہ کی نظریں سامنے کھیلتے ہوئے بچوں پر تھی اس نے حدیقہ کی بات کا کوئی جواب نہیں دیا دائم کی کال آتے ہی حدیقہ فون لے کر سائیڈ پر آ گئی۔

"جی دائم بھائی پارک کے اندر آتے ہی آپ کو ہم نظر آجائے گے۔"

"ٹھیک ہے۔"

وہ واپس سے آ کر بینچ پر بیٹھی اور نظریں پارک کی داخلی دروازے کی جانب موڑ دی کچھ دیر بعد دائم کو اندر آتے دیکھ حدیقہ اٹھ کر فریحہ کی وہیل چیئر کے پیچھے کھڑی ہوئی دائم جو فریحہ کو دیکھنے کے لیے بے تاب تھا اسے یہ لمحہ چار سالوں سے بھی زیادہ لگ رہا تھا۔

"آ گیا ہے تمہارا سرپرائز!"

حدیقہ نے وہیل چیر موڑی اور فریحہ دائم حسن کو چار سال بعد دیکھ کر پتھر کی ہو چکی تھی دائم نے آگے بڑھ کر اسے اپنے گلے سے لگا لیا حدیقہ نم آنکھوں سے دونوں کو دیکھ رہی تھی

فریحہ نے اسے پیچھے دھکیلا۔

"پیپیرز پر سائن تو کر چکے ہوں گے آپ تو پلیز دور رہیں۔"

فریحہ کے لہجے میں شکوہ تھا دائم نے اس کا چہرہ ہاتھوں میں تھاما۔

"وہ پیپیرز درید کے پاس تھے میرے پاس تو وہ پہنچے ہی نہیں۔"

فریحہ نے تصدیق کے لیے حدیقہ کی طرف دیکھا اس نے سر ہلایا فریحہ نے دائم کا چہرہ چھوا اور چار سال پہلے ہوئے ایکسیڈنٹ کے مناظر اس کے سامنے چلنے لگے دائم جو اس کے سامنے وہیل چیر تھامے بیٹھا ہوا تھا وہ اس کے کندھے پر سر ٹکا کر رو پڑی۔

"دائم۔۔۔۔ ہمارا بچہ۔۔۔۔۔۔" دائم کی بھی آنکھیں بھیگی۔

"آپ مجھے بھی اپنے ساتھ امریکہ لے جاتے نہ" فریحہ روتے ہوئی بولی۔

"میں تو کومے میں تھا لیکن درید نے بتایا تھا اس نے تمہیں بھی علاج کے لیئے میرے ساتھ لے جانا چاہا لیکن آصف انکل۔۔۔۔"

"وہ نہیں مانے ہوں گے۔" فریحہ نے اس کی بات کاٹی۔

"ہم تو ابھی بھی ان سے چھپ کر مل رہے ہیں اگر انھیں پتا چل گیا تو وہ کہیں زبردستی ہمیں الگ نہ کر دیں۔"فریحہ کے لہجے میں خوف تھا حدیقہ دبے قدموں سے چلتی ہوئی سائیڈ پر آگئی۔

"بابا آپ اپنی بیٹیوں کو اتنی تکلیف کیوں دیتے ہیں؟؟"حدیقہ نے دکھ سے سوچا۔

"میں ایسا ہرگز نہیں ہونے دوں گا اس بار میں کومہ میں نہیں ہوں۔"دائم نے اس کے ہاتھ تھامے۔

★★★★★

محب کے قدم سامنے کا منظر دیکھتے بے اختیار رکے حدیقہ جو محب کے پیچھے آرہی تھی محب کی نظروں کے تعاقب میں اس نے بھی سامنے دیکھا جہاں آئرہ اپنے کزن کے ساتھ اپنے گیٹ کے باہر کھڑی تھی۔ حدیقہ نے مصنوعی کھانسی کی تو محب نے اپنی نظریں گھمائی اور گاڑی میں بیٹھ گیا حدیقہ نے گاڑی کا دروازہ بند کر کہ محب کی طرف دیکھا وہ سائیڈ مرر سے دوبارہ آئرہ کو دیکھ رہا تھا۔

"اچھی لگتی ہے تو بول کیوں نہیں دیتے؟" محب نے بے ساختہ حدیقہ کو دیکھا۔

"ایسی بات نہیں ہے۔" محب نے گاڑی سٹارٹ کی

"اچھا جیسی تمہاری مرضی ورنہ میں تو پھوپھو کو کہنے والی تھی میری دوست کو میری بھابھی بنا دیں چلو اب نہیں کہو گی۔"

محب نے گاڑی کو بریک لگائی اور بے ساختہ حدیقہ کی طرف مڑا۔

"کیا سچ میں؟"

"ہاں لیکن تمہیں وہ پسند نہیں تو کوئی بات نہیں۔"

"میرے پسند کرنے نہ کرنے سے کیا ہوتا ہے اسے تو اپنے اس کزن میں دلچسپی ہے۔"

"اپنے کمیٹڈ کزن میں دلچسپی لے گی؟؟؟"

"کیا مطلب؟"

"اس کے کزن کی عنقریب شادی ہونے والی ہے۔"

"شکر ہے!" محب کے منہ سے بے ساختہ نکلا حدیقہ نے اسے مصنوعی گھوری سے نوازا۔

"خود سمجھ جائے نہ آپ میں ایک مشرقی لڑکا ہوں۔" حدیقہ نے اس کے سر پر چپت لگائی۔

"میں تو سمجھ گئی لیکن آرہ کو تمہیں خود بتانا ہوگا"

محب نے اپنے سر کو خم کیا۔

★★★★★

"کیا جو میں کرنے جارہی ہوں وہ ٹھیک ہے؟؟"اس نے خود سے سوال کیا۔

فاطمہ سلیم کے آنے پر وہ ان کی طرف متوجہ ہوئی

"آرہے ہیں آصف؟"

"میرا نام سن کر غصہ تو نہیں ہوئے؟"

"اتنی پیاری بیٹی کے آنے پر کوئی غصہ ہو سکتا ہے کیا؟"فاطمہ سلیم نے اسے اپنے ساتھ لگا کر پیار کیا

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"آپ بہت اچھی ہیں آنٹی۔" حدیقہ کے کہنے پر فاطمہ سلیم مسکرائی۔

"فریحہ کو بھی لے آتی اس کے بغیر گھر اتنا سونا لگتا ہے۔"

"فری آنا چاہ رہی تھی لیکن اماں بی نے نہیں آنے دیا۔"

"میں تمہارے لیے کچھ کھانے کو لاتی ہوں!" وہ کھڑی ہوئی۔

"نہیں آنٹی میں کھانا کھا کر آئی ہوں مجھے بس بابا سے ایک بات کرنی ہے۔"

"آ رہے ہیں آصف ایک آپریشن کیس تھا تو لیٹ ہیں۔"

"لیکن میں بھی ہاسپیٹل سے سیدھا یہاں آئی ہوں تب تک تو ایسا کچھ نہیں تھا۔" وہ سوچ میں پڑ گئی۔

"جب سے اے ایس پی عمر ہاسپیٹل سے ہو کر گیا تب سے وہ اس معاملے تک پہنچنا چاہ رہی تھی کہ ایسا بھی کیا ہاسپیٹل کے اندر ہو رہا ہے۔" آصف کمال کے آنے تک وہ چائے پی چکی تھی۔

"کہو کیا بات کرنی ہے؟" آصف کمال کے واضح سوال پر وہ ایک پل کو جھجھکی۔

"آپ نے مصعب سے نکاح سے پہلے مجھ سے درید سے شادی کا کہا تھا۔"

"ہاں تو؟" آصف کمال کو حیرت ہوئی کہ وہ یہ کیوں پوچھ رہی ہے۔

"میں تب بھی راضی تھی اور اب بھی۔" حدیقہ کے کہنے پر آصف کمال نے الجھن سے اسے دیکھا۔

"درید مجھ سے شادی کرنا چاہتا ہے اور میں راضی ہوں۔"

کیا واقعی میں آصف کمال کو ابھی تک یقین نہیں آیا تھا؟

★★★★★

"بابا کو بتا دیا ہے میں نے۔"

درید نے حدیقہ کا میسج پڑھ کر فون سائیڈ ٹیبل پر رکھا وہ اٹھ کر باہر آ گیا لان میں آتے ہی اس کی نظر دائم پر پڑی جو فریحہ سے فون پر محو تھا اسے آتے دیکھ دائم نے فون رکھا۔

"کیا بات ہے پریشان لگ رہے ہو؟؟"

"بھائی ایک بات بتانی ہے آپ کو"

"ہاں بتاؤ۔"درید دائم کے سامنے والی کرسی پر بیٹھا۔

"جب سے آپ نے مجھے بتایا تھا کہ آصف کمال نے آپ کے کام میں انکار پر بھابھی اور آپ کا ایکسیڈنٹ کروایا میں آصف کمال کو برباد کرنا چاہتا تھا جس نے نہ صرف میرے بھائی اور نہ جانے کتنے لوگوں کی زندگیوں سے کھیل کھیلا،چار سال سے میں اس موقع کی تلاش میں تھا آپ کا آفس جوائن کرنے کے بعد مجھے معلوم ہوا کہ آپ ایک بار آصف کمال کے ساتھ پروجیکٹ کر چکے ہیں پھر جوں ہی مجھے موقع ملا میں نے دوبارہ سے پروجیکٹ کر لیا لیکن اس کے بعد بھی مجھے آصف کمال کے کالے کارناموں کا کوئی ثبوت نہیں ملا اسی وقت حدیقہ نے بھی ہاسپٹل جوائن کر لیا تب مجھے آصف کمال سے پتا چلا کہ وہ مصعب سے حدیقہ کی شادی نہیں کرنا چاہتے بلکہ مجھ سے کروانا چاہتے ہیں بدلے میں انھوں نے مجھے اپنے سیکرٹ پراجیکٹ میں پارٹنر شب کی آفر کی۔"

دائم سانس روکے اس کی بات سن رہا تھا درید نے ایک گہرا سانس لیا اور بات دوبارہ شروع کی۔

"مجھے حدیقہ کے ذریعے آصف کمال کے خلاف ثبوت ملنے کا سنہری موقع مل گیا میں نے فوراً ہاں کہہ دی اب مسئلہ یہ تھا کہ حدیقہ مصعب کو پسند کرتی تھی کیونکہ مصعب نے مجھے بتایا ہوا تھا کہ وہ اور حدیقہ ایک دوسرے کو پسند کرتے ہیں بس اسی وقت مصعب ہمیں چھوڑ کر چلا گیا۔"

درید کے چہرہ کا رنگ بدلہ دائم کی کھوجتی نظروں سے اس نے آنکھیں چرائی۔

"اچھا پھر کیا ہوا؟؟"دائم کے کہنے پر درید نے دوبارہ بات شروع کی۔

"اس کے ایک مہینے بعد حدیقہ نے دوبارہ ہاسپیٹل جوائن کیا اور حدیقہ سے بات ہونا شروع ہوئی تب مجھے پتا چلا کہ وہ مصعب کو صرف اپنا دوست سمجھتی تھی نکاح اس نے آصف کمال کی مرضی سے کیا!"

"لیکن آصف کمال تو ایسا نہیں چاہتا تھا!"دائم بولا۔

Clubb of Quality Content

"وہی تو۔۔۔ پھر میں ہر روز ہاسپیٹل جانے کی کوشش کرتا اور حدیقہ سے تقریباً روز ہی ملاقات ہوتی اور اسی دوران حدیقہ ماماسے ملنے بھی آتی رہی انھیں چیک اپ کے لیے ہاسپیٹل ساتھ لے کر جاتی رہی۔۔۔ اور پھر۔۔" درید رک گیا اس کی آنکھوں میں بے چینی سی آگئی۔

"پھر کیا ہوا؟" دائم کے بولنے پر درید اٹھ کھڑا ہوا۔

"پھر وہ ہوا جو میرے وہم و گمان میں ہی نہیں تھا مجھے حدیقہ اچھی لگنے لگی بھائی جس لڑکی کو میں مہرا بنا کر اس کے باپ سے بدلہ لینا چاہتا تھا مجھے اس سے محبت ہو گئی۔"

دائم حیرت سے اس کی جانب دیکھ رہا تھا۔

★★★★★

"آپ کو اماں بی بلا رہی ہیں۔" محب نے دروازہ کھٹکھٹاتے ہوئے کہا۔

"یہ بات تم اندر آکر بھی کہہ سکتے تھے۔"

محب جو سیڑھیوں سے اُتر رہا تھا حدیقہ کی بات سُن کر رُک گیا۔

"میں دیکھ رہی ہوں، ایک ہفتہ ہو گیا ہے تم مجھ سے ٹھیک سے بات نہیں کر رہے۔"

محب نے مُڑ کر اُسے دیکھا۔

"جو آپ نے کیا ہے وہ؟"

"کیا کیا ہے میں نے؟" حدیقہ چل کر سیڑھیوں کے قریب آئی۔

"درید حسن سے شادی کرنے جا رہی ہیں، اور پوچھ رہی ہیں کیا کیا ہے؟"

"شادی نہیں کر رہی ابھی تو صرف منگنی ہو رہی ہے۔"

Clubb of Quality Content

محب کا چہرہ سپاٹ ہو گیا۔

"چھ مہینے پہلے آپ کا میرے بھائی سے نکاح ہوا تھا یہ تو یاد ہے نا آپ کو؟"

"اور جو آپ نے عہد کیا تھا وہ۔۔۔ آپ سب کچھ جاننے کے بعد بھی ایسا کیسے کر سکتی ہیں؟" محب کے چہرے پر بے بسی اُبھر آئی۔

"یاد ہے بہت اچھی طرح یاد ہے۔" حدیقہ نے دھیرے سے کہا۔

"اسی عہد کو تو نبھانے جارہی ہوں۔" پھر یہ سب وہ الجھا۔

کچھ دیر بعد وہ اماں بی کے کمرے میں تھی

اماں بی آپ نے بلایا حدیقہ دروازے میں کھڑی تھی

"ہاں میری بیٹی میرے پاس آؤ۔" اماں نے اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے اپنے ساتھ بیڈ پر بٹھایا

سامنے صوفے پر جمیل احمد اور ثمینہ کمال بیٹھے ہوئے تھے۔

آصف نے کال کی تھی تمہارا اور درید کا رشتہ پکا کر چکا ہے ان کے لہجے میں فکر تھی۔

"جانتی ہوں۔" اس کا سر جھکا ہوا تھا۔

"آصف بھائی نے پوچھا تھا تم سے؟" ثمینہ کمال کے پوچھنے پر اس نے سر ہلایا۔

"پھر ٹھیک ہے۔" اماں بی نے اس کا ماتھا چوما۔

★★★★★

اس نے مصعب کی پہنائی ہوئی انگوٹھی کو دیکھا۔

"میں اسے نہیں اتار سکتی۔" اس نے فون اٹھا کر آئرہ کا نمبر ملایا۔

"آ رہی ہو صبر کرو۔" آئرہ مصروف سے انداز میں بولی۔

"میں یہ انگیجمنٹ نہیں کر رہی۔"

"تو پھر یہ شوشہ چھوڑنے کی کیا ضرورت تھی؟" آئرہ کا دماغ بھک سے اڑا۔

"تم آؤ گی میرے کمرے میں تو محب کو لے کر آنا۔"

پھر وہ سائیڈ ٹیبل پر اپنے اور مصعب کے نکاح کی تصویر لے کر بیڈ پر بیٹھی حدیقہ نے اس کے چہرے پر ہاتھ پھیرا۔

"مصعب۔۔ آج میں اپنا عہد پورا کر دوں گی۔۔۔" اس کی آنکھیں بھیگی ہوئی تھی۔

آئرہ جو حدیقہ کی باتیں سن کر غصے میں آ رہی تھی محب نے اسے راستے میں روکا۔

"تیار نہیں ہوئی ابھی تک؟"

"تم سے مطلب؟" محب نے اس کے غصیلے تاثرات دیکھ کر اپنی مسکراہٹ روکی۔

"کیا بات ہے آج تو بم بن کر کسی پر پھٹنے کا ارادہ ہے۔" آئرہ نے کھا جانے والی نظروں سے اسے دیکھا

"تم پر نہ پھٹ جاؤ ؟؟"

"ہم تو حاضر ہیں آپ جو بھی حکم بجا لائیں۔"اس نے سینے پر ہاتھ رکھ کر سر کو جھکایا۔

"اوور ایکٹنگ بند کرو اور حدیقہ کی آ کر بات سنو۔" آئرہ نے اسے اپنے پیچھے آنے کا کہا۔

محب کی نظر ثمینہ کمال اور اماں بی جو اسے دیکھ کر ہنس رہی تھیں "بے عزتی تو نہیں ہو گئی"وہ بڑبڑایا

Clubb of Quality Content!

محب کے حدیقہ کے کمرے میں آتے ہی تاثرات سنجیدہ ہو چکے تھے۔

"محب مجھے درید کے گھر جانا ہے اس ڈرامے کے اختتام کا وقت آ چکا ہے۔" آئرہ صوفے پر بیٹھ گئی کونسا ڈرامہ محب نے الجھن سے پوچھا۔

"وہی جو یہ میڈم پچھلے پانچ مہینوں سے درید کے ساتھ کر رہی تھی۔" جواب آئرہ نے دیا۔

"اور جو فنکشن کا انتظام ہو چکا ہے اس کا کیا اور ماما اور اماں بی تو لان میں بیٹھی ہوئی ہیں جائیں گے کیسے؟" محب نے پوچھا۔

"وہ مجھ پر چھوڑ دو۔" محب کے ساتھ کمرے سے نکلتے ہوئے اس نے مڑ کر آئرہ کو دیکھا جو صوفے پر بیٹھی ہوئی اسے گھور رہی تھی۔

"اس کے ساتھ ہی جانا تھا تو مجھے کیوں بلایا؟؟" حدیقہ رک گئی محب کی چہرے ہر بے ساختہ مسکراہٹ امنڈ آئی جو آئرہ کی نظروں سے مخفی نہیں رہ سکی۔

محب نے سائیڈ پر ہو کر ہاتھ سے آگے چلنے کا کہا۔

★★★★★

دائم جو فون کال سننے باہر آیا تھا حدیقہ محب اور آئرہ کو اندر آتے دیکھ حیران ہوا۔

"دائم بھائی آپ کب آئے واپس؟" محب کو دائم کو دیکھ کر یقین نہیں آیا تھا۔

"مجھے مہینہ ہونے والا ہے لیکن آپ لوگ اس وقت خیریت؟"

ناول کلب
Clubb of Quality Content

"درید کہاں ہے مجھے اس سے بات کرنی ہے؟" حدیقہ کے کہنے پر دائم نے اسے غور سے دیکھا آج وہ اسے کچھ بدلی بدلی سی لگی چہرہ بھی اس کا سپاٹ تھا۔

"اپنے کمرے میں!" دائم کے بتاتے ہی حدیقہ درید کے کمرے کی طرف تیزی سے بڑھی لاؤنج سے اندر آتے ہی دائیں طرف راہداری تھی جس کے کونے پر درید کا کمرہ تھا درید جو شیشے کے آگے کھڑا تیار ہو رہا تھا حدیقہ کو اندر آتے دیکھ وہ حیران ہوا۔

"میرا وہم ہے یا آپ سچ میں یہاں ہیں؟"

"تمہارا وہم نہیں ہے درید حسن!" وہ چلتی ہوئی اس کے سامنے آکر کھڑی ہوئی۔

درید نے اس کے لہجے پر اسے تعجب سے دیکھا

"تمہیں کیا لگا تم ایک انسان کو دھوکہ دے کر اسے قتل کردوں گے اور کوئی تم سے سوال نہیں کرے گاہاں؟"

حدیقہ کا لہجہ پتھر سے کم نہیں لگ رہا تھا درید کے چہرے کا رنگ بدلہ۔

"کیا۔۔۔ ہوا ہے کس کا قتل کیا ہے۔۔۔ میں نے؟"

"میرے شوہر کا۔۔ مصعب جمیل کا۔۔اپنے بچپن کے دوست کا۔"

درید نے حدیقہ کا ہاتھ پکڑا۔

"حدیقہ وہ۔۔وہ میں نے نہیں کیا۔۔۔ آپ سے۔۔۔ آپ کے بابا نے کہا ہے نا؟؟وہ جھوٹ بول رہے ہیں انھوں نے کیا ہے یہ سب۔"

حدیقہ نے اسے دھکا دیا، "تمہاری ہمت کیسے ہوئی میرا ہاتھ پکڑنے کی اور بابا کو تو کچھ پتا۔۔۔"

"حدیقہ آپ مجھ سے پیار کرتی ہیں ہماری آج انگیجمنٹ ہے پلیز میری بات کا یقین کریں میں نے مصعب کو نہیں قتل کیا۔"

درید نے بے بسی سے کہا۔

"میرا دماغ خراب ہے کہ میں اپنے شوہر کے قاتل سے پیار کروں گی اور اس سے کوئی رشتہ رکھنا چاہوں گی؟"درید نے پتھرائی ہوئی آنکھوں سے اسے دیکھا۔

"جھوٹ۔۔۔ آپ جھوٹ بول رہی ہیں۔" درید چیخا

"پہلے جھوٹ بولے ہیں لیکن آج میں صرف سچ بولنے آئی ہوں۔"

"اور کیا ہے سچ؟" درید کے لہجے میں اذیت تھی۔

"یہی کہ جس دن سے مجھے یہ بات پتا چلی مصعب کو دوستی کی آڑ میں دھوکہ دے کر تم نے اس کی جان لی میں نے اسی دن ہی عہد کر لیا تھا کہ تمہیں بھی میں اسی تکلیف سے گزاروں گی تاکہ تمہیں بھی پتا چلے کہ جب کوئی اپنا دھوکا دیتا ہے تو کیسا لگتا ہے۔"

درید کا دل کرچی کرچی ہو گیا اور وہ گھٹنوں کے بل زمین پر بیٹھتا چلا گیا۔

"تم نے میرے مصعب کو کیوں مارا کیوں درید بتاؤ؟" حدیقہ بھی اس کے سامنے زمین پر بیٹھی۔

"میں نے درید کو صرف کندھے پر گولی ماری تھی وہ گاڑی کس کی تھی مجھے نہیں پتا مگر جو اس گاڑی کے اندر شخص تھا آپ اسے جانتی ہیں۔" درید نے بھیگی آنکھوں سے اسے دیکھا۔

"آپ بھی ٹوٹ جائیں گی حدیقہ یہ آخری سچ آپ کو بہت تکلیف دے گا۔"

"تم میری فکر مت کرو مجھے بتاؤ اس گاڑی میں کون تھا؟"

"آصف کمال"

حدیقہ بے ساختہ ہنستی چلی گئی۔

"جب کوئی اور جواب نہیں ملا تو میرے بابا پر الزام لگا دیا؟"

"آپ کو مجھ پر یقین نہیں ہے ٹھیک ہے ابھی ساری حقیقت کھل کر سامنے آجائے گی۔" درید اٹھ کر الماری کے طرف گیا اس نے الماری سے لیپ ٹاپ نکالا اور بیڈ پر بیٹھتے اس نے جلدی جلدی انگلیاں چلائی حدیقہ کی نظریں اس کے چہرے پر تھی۔

"یہ بھی تمہاری کوئی چال ہو گی۔"

"یہ تو آپ دیکھ کر طے کیجیے گا۔ "اس نے لیپ ٹاپ کی اسکرین حدیقہ کی طرف موڑی جہاں آصف کمال کے آفس کا منظر تھا ویڈیو سامنے بیٹھے شخص کے شرٹ پر لگے کیمرے سے ریکارڈ ہوئی تھی۔

"یہ ریکارڈنگ میں نے کی ہے۔ "

درید کے کہنے پر حدیقہ نے کانپتے ہاتھوں سے پلے کا بٹن دبایا۔

"درید پولیس ہاسپٹل کا ایک چکر لگا چکی ہے ہمیں اب کام مزید ہوشیاری سے کرنا ہو گا۔ "

آصف کمال کی آواز نے کمرے کی خاموشی کو توڑا حدیقہ دم سادھے لیپ ٹاپ کی اسکرین کو دیکھ رہی تھی۔

"انکل ہو جائے گا کام اس عمیر کے گھر والوں سے میں جا کر ملتا ہوں۔ "حدیقہ نے ویڈیو روکی۔

"یہ وہی عمیر ہے نہ جس کے اپینڈکس کا آپریشن ہوا تھا؟"

"ہاں اپینڈکس کے بدلے اس کے دونوں گردے نکال لیے گئے تھے۔" حدیقہ نے بے یقینی سے درید کو دیکھا۔

"مطلب وہ اے اس پی سچ بول رہا تھا؟" درید نے سر ہلایا۔

حدیقہ نے ویڈیو دوبارہ پلے کی۔

"انکل مجھے ایک اور بات آپ نے جس گاڑی سے مصعب کو ٹکر ماری وہ کس کی تھی؟"

حدیقہ سانس روکے آصف کمال کے جواب کی منتظر تھی۔

"کرائے کی تھی تم کیوں پوچھ رہے ہو؟"

حدیقہ کے بھروسے اور یقین کی دیوار زمین بوس ہوئی۔

"ایسا۔۔۔ایسا نہیں ہو سکتا" وہ بڑبڑاتے ہوئے لرزتے ٹانگوں کے ساتھ کمرے سے باہر نکلی اس کے سر پر زمین و آسمان گھوم رہے تھے وہ چکراتے سر کے ساتھ باہر آئی اسے سفید چہرے کے ساتھ باہر آتے دیکھ آئرہ اور محب بھاگتے ہوئے اس کے پاس آئے۔

Clubb of Quality Content

وہ جتنا اپنے آپ کو رونے سے روک رہی تھی اتنے ہی آنسوں بہتے جا رہے تھے۔

"بھائی کا قتل درید نے ہی کیا ہے؟" محب نے پوچھا۔

"تم دیکھ نہیں رہے اس کی حالت یہ سوال بعد میں پوچھنا۔" آئرہ کے کہنے پر حدیقہ نے اسے ہاتھ سے روکا۔

"درید نے صرف گولی چلائی لیکن ایکسیڈنٹ۔۔۔" حدیقہ کی ہمت جواب دے گئی اس کی آواز سسکیوں میں بدل گئی آئرہ نے اسے کندھے سے لگایا اس بیچ میں دائم حسن اٹھ کر درید کے پاس اندر چلا گیا۔

Clubb of Quality Content

"کس نے کیا تھا بھائی کا ایکسیڈنٹ؟" محب کے لہجے میں بے چینی تھی۔

"بابا نے!" حدیقہ ہچکیوں سے روتے ہوئے بولی محب اور آئرہ کے چہروں پر شاک تھا۔

"وہ ایسا کیسے کر سکتے ہیں؟" حدیقہ آئرہ کے کندھے سے لگے بس روتی جا رہی تھی آئرہ کی آنکھیں بھی نم ہوئی محب نے حدیقہ کے سر پر ہاتھ رکھا۔

"گھر چلتے ہیں۔" آئرہ نے حدیقہ کو تھامتے اس کے قدموں کی پیروی کی۔

درید نے بھیگی آنکھوں سے حدیقہ کو جاتے دیکھا،

"کچھ بولو بھی درید کیا کہا ہے" حدیقہ کو کہ کے وہ روتی ہوئی گئی ہے۔

دائم مسلسل اس سے پوچھ رہا تھا جو ہارے ہوئے جواری کی طرح دروازے پر کھڑا حدیقہ کو جاتے ہوئے دیکھ رہا تھا۔

"حقیقت آشکار ہوئی ہے حدیقہ اور مجھ پر۔"

"کیسی حقیقت؟"

"وہ مجھ سے پیار نہیں کرتی اس نے مجھ سے پیار کا ڈرامہ رچایا! کیونکہ میں نے مصعب کو گولی ماری تھی۔"

دائم پھٹی ہوئی نگاہوں سے اس کا چہرہ دیکھ رہا تھا۔

"اور تم نے یہ آصف کمال کے کہنے پر کیا!"

Clubb of Quality Content

"جی بھائی اور اگر اس کی بات نہ مانتے تو تم اس سے بدلہ نہیں لے سکتے!"

جی دائم کا دماغ چکرا گیا۔

"پوری بات بتاؤ مجھے۔" پھر درید نے اسے لفظ بہ لفظ اسے سب سچ بتایا۔

دائم کی آنکھوں میں اپنے لیے سرد پن دیکھ کر وہ روہنسا ہوا بھائی میری بات۔۔۔۔

"تمہیں اپنا بھائی کہتے ہوئے شرم آ رہی ہے کس چیز کا بدلہ لینا تھا تمہیں آصف کمال سے میں اور فریحہ اس ایکسیڈنٹ میں مر تو نہیں گ ئے تھے اور یہ کیسا بدلہ لیا تم نے درید کہ اپنے بچپن کے دوست پر گولی چلا دی"

"بھائی" درید بے بسی سے بولا۔

★★★★★

"اماں بی یہ تربیت کی ہے آپ نے اس کی کہ باپ کا تماشہ بنوائے پہلے رشتہ کا کہا اور اب خود ہی منگنی سے منع کر دیا۔"

Clubb of Quality Content

آصف کمال کو کال کر کہ اماں بی نے بلایا اور آکر جب انھیں پتا چلا کہ حدیقہ منگنی سے منع کر چکی ہے ان کا غصے سے برا حال ہو گیا" آصف بھائی آپ تو اسے اپنی بیٹی مانتے ہی نہیں ہیں۔"ثمینہ کمال نے طنز کیا۔

"تم چپ کرو تم نے ہی اسے پٹیاں پڑھائی ہوں گی کہ میرے مرے ہوئے بیٹے کے لیے بیٹھی رہو۔"

"آصف بھائی بس کر دیں۔" ثمینہ کمال چیخی۔

"میرب بیٹا دوبارہ کال کرو انھیں۔" اماں بی نے اپنے ساتھ بیٹھی میرب کو کہا۔

"کوئی نہیں اٹھا رہا کال۔"

آصف کمال مسلسل چکر کاٹ رہے تھے محب نے گاڑی کا ہارن بجایا تو میرب دروازہ کھولنے کے لیے بھاگی گاڑی روکتے ہی محب کی نظر آصف کمال پر پڑھی۔

"یہ یہاں کیا کر رہے ہیں؟"

محب کے غصیلے لہجے پر آئرہ اور حدیقہ دونوں نے شیشے سے باہر دیکھا حدیقہ کے رکے آنسوں پھر سے چل پڑے۔

"محب!" آئرہ کے پکارنے پر محب نے بیک مرر سے اسے دیکھا۔

"ابھی کچھ مت کہنا۔" محب نے اس کی التجا پر ضبط کرتے سر ہلایا حدیقہ کے اترنے تک اماں بی اور میرب گاڑی تک پہنچ آئے تھے اماں بی کو دیکھتے ہی حدیقہ ان سے لپٹ کر رونا شروع ہو گئی۔

"کیا ہوا ہے اسے؟" اماں بی نے آئرہ اور محب دونوں کی طرف دیکھ کر پوچھا۔

"اندر چلیں بتاتے ہیں!"

آصف کمال حدیقہ کو اندر آتے دیکھ تیزی سے اس کے طرف بڑھے اور اسے بازو سے کھینچ کر اماں بی سے الگ کیا۔

"کیوں میرا تماشہ بنوایا ہے آج تم نے؟ میں نے تم پر اپنا فیصلہ مسلط تو نہیں کیا تھا۔"

وہ دھاڑے محب نے ان کے ہاتھ حدیقہ کی بازو سے ہٹائے آصف کمال نے ناگوار نظروں سے محب کو دیکھا محب نے حدیقہ کو کرسی پر بٹھایا۔

"بابا آپ نے میرے ساتھ یہ سب کیوں کیا میں آپ کی بیٹی نہیں ہوں؟؟" حدیقہ نے رندھی آواز میں پوچھا

اماں بی فوراً حدیقہ کے پاس آئی۔

"کیا کیا ہے تونے آصف میری بچی کے ساتھ؟" حدیقہ نے اماں بی کا ہاتھ پکڑا۔

"مصعب کو ہم سب سے چھین لیا۔۔۔چھین لیا میرے مصعب کو۔"

حدیقہ گھر کے مکینوں پر درو دیوار گرا کر اماں بی کے ہاتھ پر سر رکھ کر رو پڑی آصف کمال کے چہرہ کا رنگ سفید ہو چکا تھا۔

"یہ جھوٹ۔۔۔بول رہی ہے وہ تو وزیرستان میں شہید ہوا تھا۔" آصف کمال کی آواز لڑکھڑائی۔

"وزیرستان سے بھائی صحیح سلامت آئے تھے اور گھر آتے ہوئے انھوں نے ایکسیڈنٹ سے بھائی کی جان لے لی۔" محب نے درید کا نام لینے سے دریغ کیا۔

ثمینہ کمال کا تو سن کر برا حال ہو گیا ان کی طبیعت کے پیش نظر جمیل احمد اور میرب انہیں اندر لے گئے

اماں بی نے اپنے بوڑھے ہاتھ سے آصف کمال کو تھپڑ مارا

"مجھے افسوس ہے کہ تم میرے بیٹے ہو آصف۔۔۔ تم نے اپنے ہی بھانجے کو جان سے مار دیا۔"۔۔۔اماں بی کی آواز میں نمی تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"فریحہ اور دائم کا ایکسیڈنٹ بھی تم نے ہی کروایا تھا یقین ہو چکا ہے اب۔"

اماں بی نے حدیقہ کو اپنے ساتھ لگایا آصف کمال جو گیٹ سے باہر جانے لگے تھے کہ اے اس پی عمر اور کیپٹن بلال کو آتے دیکھ ان کے قدم ڈگمگائے محب نے گھر پہنچنے سے پہلے بلال کو کال کر کہ سب بتا دیا تھا بلال نے عمر نواز سے اس کا تعارف کروایا

"یہ میرا کزن ہے اور ڈاکٹر آصف کا کیس یہی ہینڈل کر رہا ہے۔" محب نے اس سے ہاتھ ملایا۔

"شکریہ آنا کا۔" بلال نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا۔

"تمہارا اور بھابھی کا شکریہ جو مصعب کے قاتلوں کو بے نقاب کر دیا"

اے اس پی عمر آصف کمال کے سامنے رکا۔

"ڈاکٹر صاحب آپ پر تو پہلے ہی اتنے لوگوں کے قتل کا الزام تھا آپ نے ایک اور کر دیا اور وہ بھی کس کا آن ڈیوٹی آرمی آفیسر کا؟" آصف کمال کی زبان پر قفل لگ چکا تھا۔

"کن لوگوں کا قتل کیا ہے اس نے؟" اماں بی نے دل کے ہاتھوں مجبور ہو کر پوچھا اے اس پی عمر اماں کی طرف مڑا اور حدیقہ پر نظر پڑھتے ہی ایک پل کو رکا۔

"ڈاکٹر آصف کمال اپنے ہاسپیٹل میں مریضوں کے اعضاء غیر قانونی طور پر فروخت کرتے ہیں اور اکثر مریض آپریشن کے دوران ہی مر جاتے ہیں۔" اماں بی نے بے ساختہ منہ پر ہاتھ رکھا۔

"آصف تو میرا بیٹا نہیں ہو سکتا، میرا بیٹا جانور نہیں ہو سکتا۔"

اماں بی نے روتے ہوئے کہا محب نے انھیں پکڑ کر اندر لے گیا آئرہ حدیقہ کے پاس آ گئی آصف کمال کو جاتے دیکھ حدیقہ اٹھ کر ان کی طرف بھاگی۔

"بابا رکیں۔۔ حدیقہ کی آواز پر اسے اس پی عمر نے آصف کمال کو رکنے کا کہا۔

"آپ نے جوان لوگوں کے ساتھ کیا پیسوں کے لیے کیا مگر میرے ساتھ ایسا کیوں کیا آپ نے بابا؟"

"کیونکہ تم آسیہ ہو!" آصف کمال کا لہجہ سپاٹ ہوا۔

"تم جب میرے سامنے آتی ہو تو لگتا ہے وقت پچیس سال پیچھے چلا گیا ہے تم ہو بہو اپنی ماں جیسی ہو مجھے اس سے نفرت تھی اسی لیے مجھے تم سے بھی نفرت ہے۔" حدیقہ نے منہ پر ہاتھ رکھ اپنی سسکیوں کو روکا۔

"تو پھر مجھے مارتے نہ مصعب کو کیوں مارا؟"

"اس کے باپ سے پرانہ حساب تھا وہ چکانا تھا!"

"انکل حدیقہ تو مانا اپنی ماما جیسی ہے لیکن فریحہ اور اس کے ہزبنڈ کا کیوں ایکسیڈنٹ کروایا آپ نے؟" آئرہ نے مداخلت کی۔

"کیونکہ میں آسیہ کی بیٹیوں کا تڑپتا ہوا دیکھنا چاہتا تھا چاہے وہ صورت میں آسیہ جیسی نہیں ہے لیکن ہے تو اسی کی بیٹی بس اسی لیے۔"

ان کے لہجے میں ندامت نہیں بے حسی تھی حدیقہ کو فرش پر گرتے دیکھ آئرہ نے اسے پکڑا

★★★★★

یہ اتنے دیر ہو گئی ہے پولیس سٹیشن کیوں نہیں آیا

Clubb of Quality Content

"عمر ہم تو آصف صاحب کو بتانا ہی بھول گئے"بلال نے طنزیہ نظروں سے آصف کمال کو دیکھا

"آپ کا میلیٹری ٹرائل ہو گا اس لیے آپ کو وہی لے کر جا رہے ہیں"

عمر کے جواب پر آصف کمال کے ماتھے پر پسینہ ابھرا

★★★★★

"انکل آنٹی کھانا کھالیں۔"

آئرہ دروازہ کھٹکا کر ثمینہ کمال اور جمیل احمد کو بلانی آئی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"بیٹا دل نہیں ہے۔"جمیل احمد کے لہجے میں زمانوں کی تھکن تھی البتہ ثمینہ کمال لیٹی ہوئی تھی آئرہ بجھے دل کے ساتھ کچن میں واپس آئی جہاں میرب اماں بی کو زبردستی کھانا کھلا رہی تھی۔

"نہیں آئے ماما بابا؟"میرب کے پوچھنے پر آئرہ نے نفی میں سر ہلایا۔

"میں حدیقہ کو دیکھ آؤں۔"وہ کہتی باہر آئی لیکن لاؤنج میں محب کو بیٹھا دیکھ کر رک گئی۔

" تمہیں تو انکل پر پہلے ہی شک تھا پھر کیوں پریشان ہو؟"محب نے گہرا سانس لیا۔

"میں حدیقہ کی وجہ سے پریشان ہوں۔"

"میں اسے دیکھ کر آتی ہوں۔"اس نے پہلی سیڑھی پر قدم رکھا ہی تھا کہ حدیقہ کے کمرے سے اس کے رونے کی آواز سنتے وہ رک گئی۔

"بابا۔۔۔۔میرا مصعب۔۔۔۔میری ماما۔۔۔۔میری بہن۔۔۔۔۔۔۔کیوں بابا ۔۔۔۔۔۔۔کیوں؟"

ناول کلب
Clubb of Quality Content

کمرے کے درودیوار بھی آج حدیقہ کے غم میں برابر کے شریک تھے نیچلے پورشن میں حدیقہ کے رونے کی آواز تمام نفوسوں نے سنی تھی آج کی رات بلقیس منزل پر بہت بھاری تھی آئزہ میں ہمت نہیں تھی اپنی دوست کو اس حالت میں دیکھنے کی وہ لان میں چلی گئی لاؤنج کے دروازہ بند ہونے پر اس نے پیچھے مڑ کر دیکھا محب دروازہ بند کر کہ اس کے پاس آرہا تھا

میں اسے اس تکلیف سے کیسے نکالوں؟ آئرہ نے بے بسی سے کہا۔

"انسان کے نصیب میں جو تکلیف ہوتی ہے وہ اسے سہنی ہی پڑتی ہے۔"

"لیکن ہر بار وہ ہی کیوں؟" آئرہ کی بھیگی آواز پر محب نے اس کی طرف رخ موڑا۔

"آپ کے رونے سے اس کی تکلیف ختم ہو جائے گی؟؟" آئرہ نے بھیگی آنکھوں سے اسے دیکھا۔

"ایک تو تم مجھے آپ کہنا بند کرو۔" محب کے جواب نہ دینے پر اس نے واپس سے اس کی طرف دیکھا جو بنا پلکیں جھپکائیں اسے دیکھ رہا تھا۔ "محب جمیل کیا مسئلہ ہے کیوں ایسے دیکھ رہے ہو۔"

"اچھی لگنے لگی ہیں آپ۔"

آئرہ نے دھڑکتے دل کے ساتھ اندر کی جانب قدم موڑے۔

"بات تو سن جائیں۔" وہ اس کی طرف پشت کیے کھڑی رہی محب چلتا ہوا اس کے سامنے آیا اور اپنا ہاتھ اس کی طرف بڑھایا آئرہ نے آنکھیں سکیڑ کے اسے دیکھا،

"کیا کروں اس ہاتھ کا کاٹ دوں؟؟"

"تھام لو اسے بھی اور مجھے بھی۔" آئرہ کھلکھلاتے ہوئے ہنس پڑی اس کے ہنسنے پر وہ بد مزہ ہوا آئرہ نے ہنسی روک کے اسے دیکھا جس کا منہ بن چکا تھا۔

"محب جمیل ابھی جواب دینا ضروری ہے؟؟"

"بلکل آئرہ عاصم ابھی جواب دینا ہے۔"

"تو پھر اپنا ہاتھ پیچھے کر لو۔"

"مطلب؟" محب کے چہرے کا رنگ اڑا۔

"کیونکہ میں ایک مشرقی لڑکی ہوں تو میری امی سے آ کر رشتے کی بات کر لو۔"

"وہ تو ماما کریں گی نہ تم مجھے اپنا جواب دو۔"

"تم" آئرہ نے اسے گھور کے دیکھاہاں تو لڑکی ایمپریس ہو چکی ہے اس نے فرضی کالر جھاڑے۔

"اب مشرقی پن اپنا بھول گئے ہوں شوخے انسان تمہاری ساری باتیں مجھے حدیقہ بتا چکی ہے رکو تم۔"

اب محب آگے آگے اور آئرہ اس کے پیچھے پیچھے بھاگ رہے تھے ان کی آوازیں لان میں گونج رہی تھی محبت کے جگنو بھی اپنے پر پھلائے ان کا ساتھ دے رہے تھے۔

★★★★★

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

وہ کمرے سے نکلنے ہی والی تھی کہ آئرہ چلی آئی۔

"پیکنگ کرلی تم نے؟"

"ہاں!"اس نے ہینڈ بیگ پہنا۔

"فلائٹ تو رات شام کی ہے ابھی کہاں جا رہی ہو؟"

"مصعب سے ملنے" حدیقہ کی آواز بھیگی۔

"میں جو کہنے لگی ہوں اس پر غصہ نہیں ہونا۔" آئزہ نے تمہید باندھی۔

"درید تم سے ملنا چاہتا ہے وہ بہت تکلیف میں ہے حدیقہ۔" آئزہ نے منت کی۔

"تو کیا میں تکلیف میں نہیں ہوں؟" حدیقہ نے اس کی بات کاٹی۔

"وہ تم سے معافی مانگنا چاہتا ہے اور میں نے محب سے پوچھا تو اس نے یہاں آنے دیا وہ ڈرائینگ روم میں بیٹھا ہوا ہے۔" حدیقہ نے غصہ سے اسے دیکھا

"میری خاطر بس آخری بار اس سے مل لو۔"

حدیقہ اس کی منتوں کے آگے ہار گئی اور خود پر جبر کر کہ نیچے چلی آئی درید حسن کو دیکھتے وہ حیران رہ گئی وہ پہلے والا درید تو ہر گز نہیں تھا اس کی شیو بڑھی ہوئی تھی آنکھوں کے نیچے ہلکے اس کے اندر کی حالت اس کے ظاہری حلیے سے واضح ہو رہی تھی

"کہو کیا کہنا ہے؟" حدیقہ کے لہجے میں کڑواہٹ تھی۔

”ٹھیک ہے آپ مجھ سے محبت نہیں کرتی لیکن مجھے معاف کر دیں جو کچھ میں نے مصعب کے ساتھ کیا اس کے لیے میرا ضمیر ہر وقت مجھے ملامت کرتا رہتا ہے میں راتوں کو سو نہیں پاتا۔" درید کے لہجے میں بے بسی تھی۔

”تمہیں معاف کر دینے سے مصعب واپس آجائے گا؟“ درید کا سر جھک گیا۔

”حدیقہ اسے معاف کر دو۔“ آئرہ نے کمرے میں قدم رکھا۔

”کیا اسے معاف کر دینے کے بعد میری تکلیف ختم ہو جائے گی؟“

”تمہاری تو نہیں لیکن شاید درید کی تکلیف کم ہو جائے۔۔درید مصعب بھائی کا دوست تھا اسی خاطر اسے معاف کر دو۔“

آئی رہ نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر کہا۔

Clubb of Quality Content

"ٹھیک ہے درید حسن جس دوستی کا تم نے مان نہیں رکھا میں نے اسی دوستی کی خاطر تمہیں معاف کیا اب آئندہ کبھی بھی میرے سامنے آنے کی کوشش نہ کرنا۔" حدیقہ اس کے دل کو اپنے قدموں تلے روندھتے ہوئے چلی گئی۔

"میرے دل کو ہمیشہ آپ کی تمنا رہے گی حدیقہ۔" درید حسن کے ہونٹ ہلے۔

★★

وہ آج پہلی بار مصعب کی قبر پر آئی تھی۔

"مصعب تم ساری حقیقت جانتے تھے اور تم نے مجھے آدھی بات بتائی خیر تم بھی اپنی جگہ صحیح تھے اگر بتا دیتے تو میں تمہاری بات کا یقین نہیں کرتی اچھا ہے حقیقت سامنے آگئے لیکن۔۔۔اس حقیقت نے مجھے توڑ دیا ہے۔"

اس کی آواز رندھ گئی۔

اس نے ساتھ لائے ہوئے پھول مصعب کی قبر پر ڈالے

"مصعب میں کینیڈا جا رہی ہوں صوبیہ پھوپھو کے پاس اب وہی ان کے پاس رہوں گی کبھی اگر واپس آئی تو یہاں ضرور آؤ گی اور تمہارے علاوہ کوئی اور میری زندگی میں نہیں آ سکتا۔"

یادیں ہمیشہ تکلیف دہ ہوتی ہیں چاہے اچھی ہو یا بری کیونکہ بری یادیں بھلائی نہیں جاتی اچھی یادیں واپس لوٹ نہیں سکتی حدیقہ نے تکلیف دہ یادوں کو بھلانے کے لیے ن ئے سفر کا آغاز کیا آنے والا وقت ہو سکتا ہے حدیقہ کے زخموں پر مرہم رکھ دے۔

★★★★★

ختم شد

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

مزید بہترین ناول/افسانے/آرٹیکل/مختصر کہانیاں اور معیاری شاعری پڑھنے کے لئے

نیچے دیئے گئے لنک پر کلک کریں۔

شکریہ!

Clubb of Quality Content!

www.novelsclubb.com

ہماری ایپ ڈاؤنلوڈ کریں اور رسائی حاصل کریں بے شمار مزے دار ناولوں تک

Download our app

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول،افسانہ،شاعری،ناولٹ،کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک،انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842